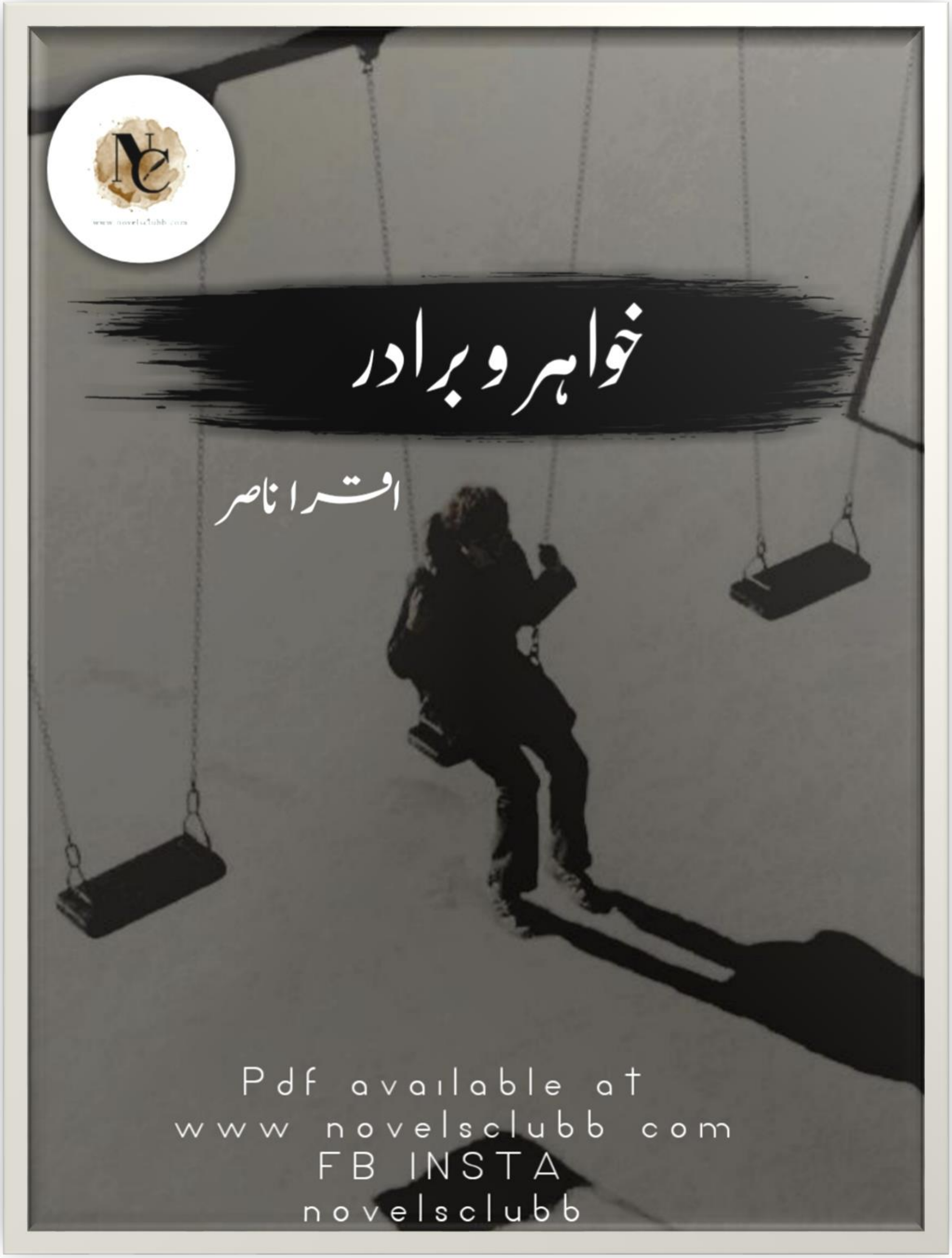
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

سنہری آنکھیں الجھن کے بادلوں میں گھریں، سامنے موجود سیاہ آنکھوں کو تک رہی تھیں۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے سنہری آنکھوں کو الجھن میں دیکھ کر قہقہہ لگایا۔ ایک غیر انسانی قہقہہ!

ہنستے ہنستے اس کی سیاہ آنکھوں کے کٹوروں میں پانی بھر گیا تھا۔

"تم کچھ نہیں سمجھ سکتی ہو عزاہ! کچھ بھی نہیں!" نمرہ نے اب کچھ سنبھلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دم سے نمرہ کے چہرے پر چھایا تمسخر غائب ہو گیا اور اس کی جگہ سفاکیت اور سرد تاثرات نے لے لی۔

"اور تمہارے لیے یہی بہتر ہے تم ان چیزوں کو نا سمجھو ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گی کہ کوئی تم پر تھوکے گا بھی نہیں!" نمرہ کا سرد لہجہ ریڑھ کی ہڈی سنسنا دیتا تھا مگر مقابل کو اس وقت ڈر نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ ابھی بھی بے یقینی کا شکار تھی۔

"تو اس کا مطلب ہے عالیہ اور میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ تمہاری چال تھی؟" عزاہ نے اس کی دھمکی بالائے طاق رکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں ابھی تو کہا ہے اپنی عقل اب استعمال نہ کرو لیکن تم بہنیں بھی عادت سے مجبور ہو۔ جس چیز سے منع کرو اسی چیز میں گھستی ہو۔ ویسے تم نے نامکمل سوال کیا ہے۔" نمرہ اب بہت عام سے لہجے میں بات کر رہی تھی ایسے جیسے عزاہ اور نمرہ کے درمیان کوئی بہت دوستانہ گفتگو ہو رہی تھی۔ "تمہیں پوچھنا چاہیے تھا کہ کیا یہ تم ہی ہو جس نے اشفاق کو تباہ کرنے کا عزم لیا ہے اور اس کی تینوں بیٹیوں عالیہ، عزاہ اور جائی یانہ کو برباد کر دیا ہے؟"

جائی یانہ کا نام سنتے ہی عزاہ نے اس سے چیخ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے جائی یانہ کے ساتھ کیا کیا ہے؟"

"جو کیا ہے وہ تمہیں کل صبح تک خود پتہ چل جائے گا۔ویسے تمہیں خود نہیں پتہ ہونا چاہیے تھا کہ تمہاری بہن کے ساتھ آج رات کونسا ظلم ڈھایا گیا ہے۔اپنے میکے سے اتنی بے خبری۔۔! چچچ سو بیڈ!"نمرہ کا مصنوعی ملامتی انداز عزاہ کے اندر طیش جگا گیا۔

"تم نے اگر میری بہن کا بال بھی بانکا کیا تو میں تمہیں بتا رہی ہوں میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی!"عزاہ کی دھمکی کو سن کر نمرہ ایک بار پھر تمسخر سے ہنس دی۔وہ آہستہ آہستہ چلتی کھڑکی کے پاس جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اسے کہتے ہیں چونٹی کو پر لگ جانا۔بھابھی جی ابھی آپ کو اپنی بہنوں کو چھوڑ کر خود کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ۔۔"نمرہ نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔"مجھے

اس وقت اپنا بھائی کسی اچھی حالت میں دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ایسا نہ ہو وہ آج رات ہی اس رشتے سے آزادی کا پراونہ تمہیں تھما دے۔"

نمرہ کی بات سن کر عزاہ نے پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔تم خود اپنے بھائی کے پاس جا کر اسے ساری اصلیت بتاؤ گی نمرہ!"

نمرہ نے کا ابرو اوپر کو اٹھا اور چہرے پر ایسے تاثرات چھائے جیسے وہ عزاہ کی بات سے محظوظ ہوئی ہو۔

www.novelsclubb.com

"اوہ واقعی میں! مگر میں اپنے بھائی کو یہ سچ بتاؤں گی کیوں؟"نمرہ کے لیے یہ گفتگو خاصی دلچسپ ہوتی جا رہی تھی۔

"کیونکہ اگر تم نے خود سچ نہیں بتایا تو میں تمہارے بھائی کو سب سچ بتا دوں گی اور پھر جو آگے تمہارے ساتھ ہو گا کیا وہ مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟"

عزاہ نے اعتماد کے ساتھ کہا۔

"ہمم! تمہیں آگے بتانے کی ضرورت نہیں ہو گی مگر مجھے ہے۔ میں بتاتی ہوں پھر آگے کیا ہو گا! پہلی بات میرے بھائی کو تمہاری باتوں پر یقین نہیں آئے گا مگر ہاں! اسے شک ضرور ہو گا۔ اس شک کو دور کرنے وہ میرے پاس آئے گا اور پھر میں اسے۔۔۔" اس نے اپنے قدم ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھائے اور اس کی دراز میں ہاتھ مار کر کچھ فوٹوز نکالی اور عزاہ کے پاس جا کر اس کے سامنے بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

"یہ دکھادوں گی!"

عزاہ نے ہاتھ بڑھا کر وہ تصاویر دیکھیں تو ایک پل کے لیے اسے زمین آسمان ہلتا محسوس ہوا۔وہ فوٹوز اسی کی تھی۔اس میں عزاہ نے نازیبا لباس پہنا ہوا تھا لیکن بات یہی پر ختم نہیں ہوتی تھی۔ان فوٹوز میں ایک مرد بھی دکھائی دے رہا تھا جس کا چہرہ واضح نہ تھا۔وہ دونوں خاصی بے تکلفی کے ساتھ کھڑے تھے۔ان فوٹوز میں عزاہ اور اس مرد کی بے تکلفی خود عزاہ کو شرم سے پانی پانی کر رہی تھی۔

نمرہ عزاہ کے تاثرات سے محظوظ ہوتے ہوئے بولی۔

"یہ ہوگی تابوت میں آخری کیل! بھائی یہ دیکھنے کے بعد تمہیں جان سے مار دیں گے اور اگر نہ بھی مارا تو طلاق تو تمہیں یقینی مل جائے گی اور یوں میرا پتہ کٹواتے ہوئے تمہارا اپنا پتہ اس گھر سے کٹ جائے گا۔"

"یہ جعلی ہے!" عزاہ نے کھوکھلی آواز میں کہا۔

"اور اس پر کون کون یقین کرے گا؟" نمرہ نے اپنے سابقہ لہجے میں ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ایک نظر نمرہ کے بے حس چہرے کو دیکھا پھر ان تصاویر کو دیکھا۔ ایک پل لگا اسے فیصلہ کرنے میں، اس نے اگلے ہی لمحے تصاویر پھاڑ دیں۔

نمرہ کے چہرے پر چھایا سکون ابھی تک غائب نہیں ہوا تھا۔وہ بڑے آرام سے عزاہ کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔جب عزاہ نے تصاویر اس قدر پھاڑ دی کہ اسے پہچاننا ناممکن ہو گیا تو نمرہ نے بڑے سکون بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سکون مل گیا؟ اگر نہیں! تو کہو تو میں تمہاری اور بھی فوٹوز تمہیں پکڑا دوں کیا پتہ تمہیں سکون مل جائے؟"

نمرہ کی بات سمجھتے ہوئے عزاہ نے غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ نمرہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم آخر یہ سب کیوں کر رہی ہو؟"عزاہ کے لہجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی بے بسی اتر آئی تھی۔

"اس بات کا جواب ابھی دے دیا تو اس کھیل میں مزا نہیں آئے گا۔" نمرہ نے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا۔"جہاں تک بات ان تصاویر کی ہے تو تم فکر نہ کرو تم جب تک بھائی کو میری اصلیت بتانے کی کوشش نہیں کرو گی تب تک یہ فوٹوز کسی کی نظروں میں نہیں آئے گی۔میں خود بھی تمہیں اتنی جلدی اس کھیل سے نکالنا نہیں چاہتی ہوں لیکن یہ ساری بساط جو اتنی مشکل سے ہم نے بچھائی ہے اسے ہم کسی کو بھی یونہی الٹنے نہیں دیں گے!"

"ہم سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"عزاہ نے ایک اور سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا ابھی یہ سب بتانے کا صحیح وقت نہیں ہے۔جب تک اشفاق کا خاندان پوری طرح سے تباہ و برباد نہیں ہو گا ہم کچھ بھی کسی سے بھی نہیں کہہ سکتے ہیں!"نمرہ نے ایک بار پھر مڑ کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔

"تمہیں اب چلے جانا چاہیے!"لیکن عزاہ نہیں گئی۔

"تم ہمارے خاندان کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی کو بھی برباد کر رہی ہو!"عزاہ نے اسے یاد دلانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ہو جانے دو اسے برباد! بدلہ بڑا اندھا ہوتا ہے۔بدلہ لینے کے لیے انسان کو اپنا آپ فنا کرنا پڑتا ہے، تم بھائی کی بات کر رہی ہو!"عزاہ کو نمرہ کے لہجے میں نمی گھلتی محسوس ہوئی۔

"اب یہ نہ پوچھنا ہمیں تم لوگوں سے کونسا بدلہ لینا ہے! میں تمہیں نہیں بتاؤں گی!"نمرہ یہ کہتے ہوئے واش روم میں چلی گئی۔عزاہ کمرے میں تنہارہ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

"آپ آریان کی ماما ہے؟"

عالیہ نے اب کی بار بہت غور سے اس عورت کو دیکھا۔وہ عورت خوبصورت تھی مگر اس میں اور آریان میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ تھوڑی بہت مشابہت بھی ان دونوں میں نہیں تھی۔

"ماما نہیں، آریان کی امی جان!"

اس عورت کے نرم لہجے میں ایک کاٹ محسوس ہوتی تھی۔عالیہ کچھ پل کے لیے خاموش رہی۔اسے سمجھ نہیں آیا سامنے کھڑی عورت سے کیسے بات دوبارہ شروع کرے۔اس کی یہ مشکل مسز جہانگیر نے آسان کر دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں حیرت نہیں ہوتی، پہلے میں جس لڑکی کو اپنی بہو ماننے پر تیار نہیں تھی اب اسے ہی اپنے گھر میں جگہ دی ہوئی ہے؟

"نہیں!" اب کی دفعہ عالیہ کے چہرے پر سختی در آئی تھی۔ اسے بہت سی باتیں یاد آگئی تھیں۔ "میں نے آپ کے بیٹے اور اپنی کزن کی ساری باتیں ریستوران میں سن لی تھی۔ آپ شاید کسی وجہ سے میرے گھر والوں سے بدلہ لینا چاہتی ہے۔"

عالیہ کی بات سن کر مسز جہانگیر نے سر اثبات میں ہلا یا۔

"شاید نہیں یقیناً!"

"لیکن کیوں؟ہم نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟"عالیہ نے الجھے الجھے سے لہجے میں پوچھا۔

"تم لوگوں نے نہیں لیکن جو تمہارے خاندان کا فرد ہے اس نے میرے ساتھ بہت کچھ کیا تھا اور تم لوگوں کو وجہ بنا کر کیا تھا۔"

"آپ کھل کر نہیں بتا سکتیں؟"اب کی بار عالیہ ان ڈھکی چھپی باتوں سے بری طرح چڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کھل کر بتانے کا ابھی وقت نہیں ہے، اگر جاننا چاہتی ہو تو ان ہی باتوں میں اپنا مطلب ڈھونڈو" مسز جہانگیر یہ کہہ کر جانے لگی۔ عالیہ فوراً سے ہمت کر کے کھڑی ہوئی۔

"رکیں، مجھے یہاں نہیں رہنا، مجھے میرے گھر جانا ہے!" اس کی بات سن کر مسز جہانگر رکیں اور مڑ کر اپنی بہو کو دیکھا۔

"تم کہیں نہیں جا سکتی ہو۔ تمہیں یہیں ساری عمر رہنا ہو گا یا پھر تب تک جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ عورت کمرے سے باہر نکل گئی اور دروازہ بند کرنے لگ گئی۔عالیہ اس دروازے کو بند ہونے سے روکنا چاہتی تھی۔وہ بھاگنا چاہتی تھی مگر ابھی اس کے جسم میں اتنی توانائی نہیں تھی۔وہ جب تک دروازے تک پہنچ پائی دروازہ بند ہو گیا تھا۔وہ مایوسی سے دروازے کے سامنے کھڑی تھی جب اسے مسز جہانگیر اور آریان کی آپس میں بات کرتی آوازیں سنائی دی۔آوازیں مبہم تھیں اس لیے وہ کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی۔آریان کی آواز سن کر جانے کیوں اس کے دل کو کچھ ہوا،وہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے بلانے لگ گئی۔

"آریان! آریان! دروازہ کھولو! مجھے باہر جانا ہے خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکال دو۔"وہ بولتی جارہی تھی لیکن باہر سے قدموں کی آہٹ کمرے سے دور جاتی سنائی دی۔کچھ دیر بعد باہر مکمل خاموشی چھا گئی تھی مگر عالیہ چیختی چلاتی رہی۔اس امید پر کہ شاید آریان کو اس پر رحم آجائے۔شاید اسے عالیہ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

گزارا وہ اچھا وقت یاد آئے اور وہ اسی لیے اسے چھوڑ دے لیکن چیختے چلاتے اس کا اپنا گلہ ہی بیٹھ گیا۔دروازہ بند ہی رہا۔

****

اشفاق صاحب اپنے کمرے میں آئے تو انہیں نوال بیگم کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز پر بیٹھی دکھائی دی۔ہاتھ میں پکڑی تسبیح پکڑے وہ سامنے والی دیوار کو گھورے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے آج آپ نے کیا کیا ہے؟" اشفاق نے نوال کو ان کی بد تمیزی کے بارے میں یاد دلانا چاہا۔

نوال یونہی چہرہ سامنے کیے بیٹھی رہیں۔

"ہماری سب سے پہلی اولاد عالیہ تھی!" نوال نے شاید اشفاق کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ اشفاق نے ان کی پشت کو اچھنبے سے دیکھا۔

"وہ جب پیدا ہوئی تو آپ پر اس کے مستقبل کا خوف، اولاد پیدا ہونے کی خوشی پر غالب پا گیا۔ آپ کو ڈر تھا کہیں وہ میری جیسی نہ بن جائے۔ میرے نقش قدم پر نہ چلنے لگ جائے۔ اس وقت آپ نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا مگر میں جانتی

www.novelsclubb.com

ہوں، آپ کا چہرہ اس وقت صاف صاف بتا رہا تھا۔ اولاد کو دیکھتے ہوئے آپ کے چہرے پر خوشی نہیں بس پریشانی ہی پریشانی دکھائی دیتی تھی!"

"ان سب باتوں کا کوئی مقصد؟" اشفاق کے پوچھنے پر بھی نوال نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آج اپنی ہی کہنا چاہتی تھی۔

"اس کے بعد ہمارے گھر عزاہ آئی۔ ایک اور بیٹی! آپ کے نزدیک ایک اور بوجھ! عزاہ کے آنے کے بعد آپ مجھے کھلے اور صاف الفاظ میں کہنے لگ گئے تھے کہ اب آپ کو ایک اور بیٹی نہیں چاہیے۔ عالیہ اور عزاہ سے بھی آپ کا تعلق ایک شفیق باپ جیسا نہیں تھا بس ایک رعب دار باپ جیسا تھا۔ دونوں بچیاں آپ سے خوف کھایا کرتی تھیں۔ آپ جیسے ہی گھر میں آتے ہسنا چہچہانا بند ہو جاتا۔

ایسا لگتا تھا گھر میں کوئی جلاد آگیا ہے جو ایک ہلکی سی غلطی پر ہم تینوں ماں بیٹیوں میں سے کسی کا بھی سر تن سے جدا کر دے گا۔"

نوال کھوئے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی۔اب اشفاق کافی غور سے نوال کی باتیں سننے لگ گئے تھے۔

"پھر میں تیسری دفعہ امید سے ہوئی۔اس دفعہ آپ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی پریشان رہنے لگ گئے تھے۔آپ دل سے چاہتے تھے آپ کی تیسری بیٹی نہ ہو۔اس دفعہ آپ نے پہلی دفعہ میری الٹراساؤنڈ کروایا۔اس میں بچی کی پیش گوئی ہوئی۔ڈاکٹر کے کلینک سے واپس گھر آنے تک آپ نے مجھ پر کتنا غصہ، کتنے طعنے دیے مجھے سب یاد ہیں۔آپ کو لگتا تھا کہ ماں کے اختیار میں ہوتا ہے کہ اپنی جس اولاد کو چاہے لڑکا بنا دے اور جس کو چاہے لڑکی۔آپ کے لیے میں مجرم

تھی۔خود مجھے بھی احساس جرم نے گھیرا ہوا تھا لیکن میں اس وقت آپ کی نہیں بلکہ اس بچی کی مجرم تھی۔"

نوال کی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ گرا جو گال سے ہو کر نیچے زمین پر گر گیا۔

"میری ایک چھوٹی سی غلطی کی سزا میری اولاد کے اوپر آگئی تھی۔
آپ چاہتے تھے میں اس تیسری بیٹی پیدا ہونے سے پہلے ہی اسے مار دوں۔میں خود بھی ایسا چاہتی تھی۔اسے آپ جیسا باپ نہیں دینا چاہتی تھی جو پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنی اولاد سے نفرت کرنے لگ گیا تھا۔میں اسے ختم کر دینا چاہتی تھی مگر میں کیا کروں میرا پاس آپ جیسا جگرا تھوڑی تھا جو اولاد کو قتل کرنے سے بالکل بھی نہ

ڈرے۔ میں نے آپ کی لعن طعن، غصہ، ماضی کے طعنے اور آپ کی اس بچی کے لیے نفرت سب برداشت کی۔ سب کچھ!"

اشفاق نوال کو دیکھے جا رہے تھے۔ زندگی میں پہلی دفعہ وہ ان کے سامنے یوں بول رہی تھیں۔

"پھر اس بچی کی پیدائش کا وقت بھی آ گیا۔ آپ جانتے ہیں ایک نئی جان پیدا کرنے کے لیے ایک عورت کتنی اذیت سے گزرتی ہے۔ اس وقت عورت کے جسم کا ٹکڑا ٹکڑا اس درد سے نجات کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے مگر میں نے اس اذیت میں ہوتے ہوئے بھی بتاؤں اللہ سے کیا مانگا؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔سوال کرنے والی کو جواب کا انتظار تھا بھی نہیں۔

"میں نے اللہ سے آپ کے دل میں اس بچی کی محبت مانگی۔اس وقت مجھے یہ سب بس ایک معجزہ لگ رہا تھا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان کسی کے وجود کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی اتنی نفرت کریں اور اس وجود کے دنیا میں آجانے سے اس سے محبت کرنے لگ جائے۔مجھے اپنی دعا ناممکنات میں سے ایک لگ رہی تھی مگر اس ذات کو نہیں لگی جس سے میں دعا مانگ رہی تھی۔دلوں میں محبت تو بس اللہ ہی ڈالتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال اشفاق کو بھی ماضی میں لے گئی تھیں۔

"بچی کی پیدائش کے بعد جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنی بچی کو آپ کے ہاتھوں میں دیکھا۔آپ کی نظروں میں میری بچی کے لیے کوئی نفرت نہیں تھی۔ تھی تو صرف محبت اور شفقت! میری ماں میری بیٹی کو آپ کی مرحوم ماں سے ملا رہی تھی۔یہ باتیں سنتے ہوئے اپ کے چہرے میں محبت اور شفقت کے ساتھ ساتھ عقیدت کا جذبہ بھی جھلکنے لگا تھا۔اس وقت مجھے اللہ کی قدرت پر یقین آگیا۔وہ اگر چاہے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ صرف اپنی ماں سے میری بچی کی مشابہت پر ہی آپ کا سخت دل اس بچی کی محبت میں موم ہو گیا۔"

www.novelsclubb.com

نوال کے آنسو بہے جا رہے تھے۔

"آپ نے اس بچی کا نام خود رکھا۔اسے جائی یانہ کا نام دیا۔اسے تینوں بیٹیوں میں سب سے زیادہ قریب کر لیا۔تینوں بچیوں میں سب سے زیادہ فوقیت اسے ملنے لگی۔وہ آپ کی لاڈلی بیٹی بن گئی۔اس کی شوخی،اس کا چنچل پنا ہمارے گھر کی رونق بن گیا۔پہلے آپ کے گھر آنے پر بچے سہم کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔اسی بچی نے وہ ماحول ختم کروایا۔مجھے لگا سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔آپ کا دل اب اپنی اولاد کے لیے نرم پڑ گیا ہے مگر میں غلط تھی!"

نوال نے اب کی بار چہرہ موڑ کر اشفاق کو دیکھا جو ابھی بھی ان کے پیچھے کھڑے تھے۔

"آپ نے بغیر کسی تصدیق کے عالیہ کو اپنی زندگی سے دستبردار کر دیا۔عزاہ کو آپ نے نری جہنم میں دھکا دے دیا۔شایان عزاہ کے ساتھ کیا

سلوک کرتا ہے، یہ بات مجھے عزاہ یا کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماں ہوں میں جانتی ہوں اس کی اس گھر میں کیا اوقات ہے۔ عزاہ کے لیے دل پھر بھی کچھ مطمئن ہے کم از کم وہ میری نظروں کے سامنے تو ہے لیکن جائی یانہ!"

"جائی یانہ کو تو آپ نے ایک ایسے شخص کے ساتھ روانہ کر دیا جو اس پوری محفل میں مشکوک تھا۔ آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا وہ انسان کیسا ہو سکتا ہے اور میری بیٹی کے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔ آپ نے ان تینوں میں سے کسی کے بارے میں نہیں سوچا کیونکہ اس وقت اشفاق صاحب کی عزت داؤ پر لگی ہوتی تھی۔ عزت کو آپ بھلا کیوں اولاد کی نظر جھونکتے!"

www.novelsclubb.com

"تم کیا جانو عزت کیا ہوتی ہے؟ عزت کا ع بھی تم جیسی عورتوں کے لیے نہیں بنا!" اشفاق نے حقارت سے کہا۔

"بالکل میں اس عزت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہوں اور نہ جاننا چاہتی ہوں جس کی آپ پوجا کرتے ہیں!"نوال نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔پھر وہ چہرہ موڑ کر سامنے دیکھنے لگیں۔

"اب میری بیٹیاں اللہ کے سپرد ہیں۔میں آج رات اپنی بیٹیوں کی حفاظت کی دعا مانگوں گی۔بس دنیا میری بیٹیوں سے ان کے باپ جیسا سلوک نہ کرے!"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد ایک مکمل خاموشی چھا گئی۔اشفاق کچھ دیر تک ان کی پشت کے پیچھے کھڑے رہے۔پھر سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

****

سورج کی کرنیں کھڑکی سے گزرتی ہوئی کمرے کو منور کر رہی تھی۔

اس کمرے کے اگر اندر آؤ تو وہ کمرا کاٹھ کباڑ سے بھرا ہوا تھا۔ایسا لگتا تھا وہ کمرہ اسٹور روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔اسٹور روم کے درمیان میں بمشکل تھوڑی سی جگہ بچی ہوئی تھی جس پر بوسیدہ چٹائی بچھائے وہ لیٹی ہوئی تھی۔ گرمی سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔وہ بڑی حسرت سے چھت پر لگے پنکھے کو دیکھ رہی تھی جو بند تھا۔بند ہونے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بجلی گئی ہوئی تھی بلکہ اسے چلانے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔اے سی کے عادی جسم کو آج پنکھے کی ہوا تک نصیب نہیں تھی۔

سخت فرش پر زندگی میں پہلی دفعہ لیٹنے کی وجہ سے اس کا سارا جسم درد کر رہا تھا۔ابھی وہ اپنے درد کرتے جسم پر کراہ رہی تھی جب اسے چھینک آگئی۔ وہ رات سے وقتاً فوقتاً چھینک رہی تھی اور وجہ ڈسٹ الرجی تھی۔ کمرے کی حالت کو دیکھ کر کوئی نا سمجھ بھی بتا سکتا تھا یہ کمرہ سالوں سے جھاڑ پونچھ سے محروم رہا تھا۔

اسے ان سب حالات میں نیند بالکل بھی نہیں آسکتی تھی۔اس لیے وہ بار بار اپنے ذہن میں رات کو ہوئے مناظر چلا کر اپنا وقت گزار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے ابھی بھی یاد تھا جب وہ اس گھر میں زید کے ساتھ آئی تو اس گھر کا دروازہ عائشہ نے کھولا تھا۔عائشہ کا چہرہ اسے دیکھتے ساتھ ہی بگڑ گیا تھا۔اس نے

دروازہ کھلا چھوڑ دیا اور واپس اندر چلی گئی۔ وہ زید کے ساتھ اندر آئی تو ایک چھوٹے سے برآمدے میں قدم رکھ کر وہ حیران ہوئی۔ برآمدے میں کم از کم چھ سات بچے اکھٹے کھیل رہے تھے۔ برآمدے کی ایک طرف چولہا اور کچن کا سامان رکھا تھا جو یہ بتا رہا تھا برآمدے کا یہ حصہ کچن کے لیے مختص تھا۔ پورے گھر میں گھٹن اور حبس چھایا ہوا تھا۔ برآمدے کے ایک طرف دو کمروں کے دروازے تھے۔ شاید نچلی منزل میں بس یہی دو کمرے بنے تھے۔ جائی یانہ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اتنا چھوٹا گھر نہیں دیکھا تھا۔ اسے ایک عورت چولہے کے سامنے بیٹھی روٹی بناتی دکھائی دی۔ اس عورت کی نظر جیسے ہی زید اور اس کے ساتھ کھڑی سانولی لڑکی پر پڑی تو وہ طنزاً بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ زید صاحب اپنی بیگم کو لے کر واپس آگئے!" یہ کہہ کر وہ عورت کھڑی ہو گئی۔ وہ عورت خاصی فربہہ تھی۔ اس کے چہرے پر اگر آؤ تو گندمی رنگت

کے چہرے پر دور سے بھی کھلے مسام اور لٹکی ہوئی جلدی دکھائی دیتی تھی۔عام سے نین نقش کی وہ عورت اپنی عمر سے کئی گنا بڑی دکھائی دیتی تھی۔اس کالان کا سوٹ گھسا ہوا تھا۔وہ قدم قدم چلتی جائی یانہ اور زید کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کہہ کر تو ایسے گئے تھے کہ میں مر جاؤں گا مگر اس گھر میں واپس نہیں آؤں گا اور دیکھو کس طرح ڈھیٹوں کی طرح اب میرے سامنے کھڑے ہو اپنی بیوی کے ساتھ!"عورت کے لہجے کے ساتھ اس کے لفظوں کی کڑواہٹ بھی جائی یانہ بآسانی محسوس کر سکتی تھی۔زید کا چہرہ سپاٹ تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا سامنے کھڑی عورت اسے کیا کہہ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی جان کہاں ہے بھابھی؟"زید شاید اپنی بھابھی سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اندر ہے، کہاں جانا ہے اب انہوں نے؟ اپنے بچوں کے نوالے حلق سے کھینچ کھینچ کر تم دونوں بہن بھائی کو کھلانے کے بعد اب وہ اور کر ہی کیا سکتے ہیں؟" یہ کہہ کر وہ عورت چولہے کی جانب بڑھ گئی۔

زید گھر کے اندر ایک کمرے کی جانب بڑھا اور اسے بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں جب اندر آئے تو اسے ایک فربہ جسم کا مرد ایک سنگل صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھا دکھائی دیا۔ اس کمرے میں بیڈ، صوفے، ڈریسنگ

www.novelsclubb.com

ٹیبل، نارمل ٹیبل الغرض ہر طرح کا فرنیچر گھسایا ہوا تھا جبکہ کمرے کا حجم بہت کم تھا۔اس لیے سارا کمرا پھنسا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"بھائی جان!" زید کے بھائی جان بولنے پر اس مرد نے سر اٹھا کر زید اور جائی یانہ کی جانب دیکھا پھر دوبارہ سے ٹی وی کی جانب دیکھتے ہوئے بولیں۔

"بیٹھ جاؤ!"

www.novelsclubb.com

زید اور جائی یانہ بیڈ پر بیٹھ گئے۔زید کے بھائی نے ٹی وی بند کر دیا اور ان دونوں کو دیکھا۔

"تم دونوں بہن بھائی نے آخر شادی بیاہ کو سمجھا کیا ہوا ہے۔ پہلے بہن کسی انجان انسان سے عین وقت پر نکاح کا بتا کر نکاح کر لیتی ہے اور پھر آج ہی خلع لینے کی خبر ہمیں سناتی ہے۔ ساتھ ساتھ تمہارے نکاح کی بات بھی ہمیں بتادیتی ہے۔ تم لوگ آخر سمجھتے کیا ہو؟ یہ گھر ہے یا کوئی سرا یا جہاں کوئی بھی آئے گا اور کسی کو بھی ٹھہرا دیا جائے گا۔ عائشہ میری چھوٹی بہن ہے۔ اس کی ہزاروں بدتمیزیوں اور غلطیوں کے باوجود بھی میں اسے گھر سے نہیں نکال سکتا ہوں مگر یہ لڑکی! یہ تو تمہاری بیوی ہے نا اسے میں اپنے گھر میں کیوں رکھوں؟" بھائی جان کی اس قدر ترش لہجے پر جائی یا نہ کا یہاں سے بھاگ جانے کو دل چاہا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی جان پہلی بات تو یہ گھر صرف آپ کا نہیں ہم تینوں بہن بھائیوں کا ہے اور جس طرح بھابھی یہاں رہ سکتی ہے۔ اسے بھی یہاں رہنے کا مکمل

حق ہے مگر میں اسے پھر بھی یہاں نہیں رکھوں گا۔ کل صبح ہوتے ہی میں اسے ہاسٹل میں داخل کروا آؤں گا۔ یہ بس آج رات یہاں رہے گی۔"

اس سے پہلے کے سامنے موجود مرد کچھ کہہ پاتا زید کی بھابھی نمودار ہوئی اور زید سے ترش لہجے میں پوچھا۔

"کیوں بھئی یہ گھر اس لڑکی کے باپ نے دیا ہے جو آج رات یہ یہاں ٹھہرے گی؟" جائیانہ کے کان زید کی بھابھی کی بدتمیزی پر لال ہو گئے مگر وہ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔ اسے آج کی رات ہر صورت یہی گزارنی تھی۔

"گھر تو خیر یہ آپ کے باپ کا بھی نہیں ہے بھابھی جو آپ حق جتا رہی ہیں!" زید نے بھی اس کی بھابھی سے اسی انداز میں بات کی۔اس کی بھابھی اور بڑے بھائی دونوں کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"اپنی حد میں رہو زید! بھابھی ہے یہ تمہاری!" بھائی جان نے مشتعل انداز میں کہا۔

"اور یہ بھی بیوی ہے میری،اس لیے بھابھی کو چاہیے اس سے بھی تمیز سے بات کریں!" زید نے کھڑے ہو کر کہا۔پھر ایک نظر سب پر ڈال لینے کے بعد اس نے جائی یانہ کا ہاتھ پکڑا اور باہر برآمدے میں واپس لے گیا۔وہ جائی یانہ کو ساتھ والے کمرے کے سامنے لے گیا جس کا دروازہ بند تھا۔زید نے دروازہ

کھٹکھٹایا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیااور عائشہ باہر نکلی۔اس کی آنکھیں لال اور نم تھی۔اس کے گال بھی گیلے تھے۔صاف معلوم ہورہا تھاوہ ابھی رو رہی تھی۔

"کیا ہے؟"عائشہ نے نخوت سے پوچھا۔

"آج تم انہیں اپنے ساتھ سلا لو گی؟"زید نے اب کی بار بہت نرم اور محتاط انداز میں عائشہ سے پوچھا۔

"میں آج کسی کو بھی اپنے کمرے کے پاس پھٹکنے نہیں دوں گی۔"یہ کہہ کر عائشہ نے دروازہ ان دونوں کے منہ پر بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

زید اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر زید جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیڑھیوں کی طرف لے گیا۔ زینے چڑھ کر وہ دونوں گھر کی چھت پر پہنچ گئے۔ چھوٹی سی چھت پر ایک کمرہ تھا۔ زید نے اس کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔ جائی یانہ جیسے ہی اندر آئی اسے فوراً سے چھینک آئی۔ اس نے ادھر ادھر گردن موڑ کر دیکھا تو وہ ایک اسٹور روم تھا۔ اس کے اندر موجود سارا سامان گرد آلود تھا۔ جائی یانہ کو تھوڑے ہی وقفے بعد دوبارہ چھینک آئی۔ زید اسے وہی چھوڑ کر کمرے کے مزید اندر گھس گیا اور سامان ادھر ادھر کرنے لگ گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے سامان کے ڈھیر کے اندر سے ایک بوسیدہ چٹائی نکالی۔ اس نے چٹائی کو اسٹور روم کے درمیانی خالی حصے پر بچھا دیا۔ جائی یانہ چوکھٹ پر ہی کھڑی اس کی ساری حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ چٹائی بچھانے کے بعد جائی یانہ نے زید کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ زید اس کی طرف آتے ہوئے تھوڑا مڑا اور جائی یانہ کے بالکل پاس موجود سوئچ بورڈ سے پنکھا چلا دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا پھر جائی یانہ کو۔ زید کے چہرے پر دیکھتے ہوئے جائی یانہ کو لگا زید شرمندہ سا ہے۔

"میں جانتا ہوں آپ کو اس ماحول کی عادت نہیں ہے مگر میں اس سے زیادہ ابھی کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ میں صبح ہی آجاؤں گا اور آپ کا کسی ہاسٹل میں داخلہ کروا دوں گا۔"

یہ کہہ کر زید جانے لگا اچانک اسے یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کھانا تو کھایا نہیں ہوگا۔میں بازار۔۔۔!"اس سے پہلے زید مزید کچھ کہہ پاتا،جائی یانہ نے منع کر دیا۔

"نہیں رہنے دو۔اس وقت مجھ سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا۔"اس سب تماشے کے بعد جائی یانہ کو بالکل بھی بھوک نہیں لگ رہی تھی۔

"اچھا اگر رات کو آپ کو بھوک لگے یا کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے فوراً کال کر دینا!آپ کے پاس میرا موبائل نمبر تو ہے نا؟"زید کے سوال کا جواب اس نے اثبات میں سر ہلا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

زید تھوڑا سا مطمئن ہو کر چلا گیا۔جائی یانہ چٹائی پر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ کے پاس پہنچ گئی جسے زید نے آتے ہی اسٹور روم کے کونے میں رکھ دیا تھا۔وہ دیکھنا چاہتی تھی جلد بازی میں وہ کتنا سامان لائی ہے۔اسی وقت اسٹور روم کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور زید کی بھابھی تن فن کرتی اندر آئی۔اس نے پہلے جائی یانہ کو پھر چھت پر چلتے پنکھے کو گھورا۔اس کے بعد سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھ کر پنکھا بند کر دیا۔

"بی بی! میرے شوہر کی حرام کی کمائی نہیں ہے جو تم یوں اڑاتی پھر رہی ہو۔خبردار جو تم نے اب پنکھا چلایا۔پتہ نہیں کیسے گھر والے ہیں تمہارے! کسی کے بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں مگر ہم شریف لوگ ہیں۔محلے میں ہماری عزت ہے۔آج رات کے لیے برداشت کر لیا ہے مگر صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جانا ورنہ میں تمہیں خود ہاتھ پکڑ کر نکال دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر اس کی بھابھی رکی نہیں بلکہ فوراً سے غائب ہو گئی۔ جائی یانہ کے بیگ میں کام کرتے ہاتھ رک گئے۔ تذلیل کا احساس اسے شدت سے ہونے لگا۔

کاش زید آج وہاں نہ آتا اور اس کی شادی عیسیٰ سے ہو جاتی مگر عیسیٰ نے کونسی اسے عزت دینی تھی۔ وہاں پر بھی اسے یونہی ذلیل ہونا پڑتا لیکن وہ اس طرح دربدر تو نہ ہوتی۔ بھوری آنکھوں کے کٹوروں میں پانی بھر گیا اور وہ رونے لگ گئی۔

آگے جو بھی ہوا جائی یانہ کے لیے وہ واضح نہ تھا۔ حال میں وہ یونہی چت لیٹے چھت کو گھورتی رہتی اگر اس کے دروازے پر دستک نہ دی جاتی۔ جائی یانہ فوراً سے کھڑی ہوئی اور اپنا ڈوپٹہ صحیح سے لیا۔

"دروازہ کھلا ہے!" جائی یانہ کی بات سنتے ہی زید اندر آگیا۔اس کی حالت کافی ملگجی لگ رہی تھی۔اس کی آنکھیں شب بیداری کا صاف اعلان کر رہی تھی۔وہ جیسے ہی آیا فوراً بولا۔

"پنکھا کیوں بند کیا ہوا ہے؟" یہ کہہ کر اس نے پنکھا چلایا۔

"تمہاری بھابھی بند کر کے گئی تھیں!" جائی یانہ کے بتانے پر زید نے سختی سے لب بھینچے مگر کہا کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔اس کے ہاتھ میں موجود شاپر پر جائی یانہ کی ں ظراب گئی تھی۔

"میں ناشتہ لے آیا ہوں۔آپ نیچے جا کر منہ ہاتھ دھو کر آ جائے۔"

زید یہ کہہ کر شاپر سے سامان باہر نکالنے لگ گیا۔

"لیکن میں۔۔" جائی یانہ تذبذب کا شکار ہو گئی۔

"فکر نہ کریں۔بھابھی سو رہی ہیں۔آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"

ساتھ ساتھ اس نے واش روم کا پتہ بھی بتا دیا۔جائی یانہ نے گردن اثبات میں

www.novelsclubb.com

ہلائی۔ بیگ سے اپنے کپڑے نکال کر وہ نیچے چلی گئی۔ اس نے ابھی تک لہنگا ہی پہنا ہوا تھا۔

کچھ پل بعد جب وہ اوپر آئی تو اس نے اپنے کپڑے اورنج رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض سے بدل لیے تھے۔ بالوں کو سلیقے سے پونی میں باندھے وہ بالکل ہشاش بشاش تھی۔ وہ جیسے ہی کمرے میں آئی اسے زید دیوار سے ٹیک لگا کر سویا ہوا ملا۔ جائی یا نہ خاموشی سے اندر آئی اور چٹائی پر بیٹھ گئی۔ وہ بھی اپنے پیچھے پڑے صندوق سے سہارا لے کر بیٹھ گئی۔ وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے تھے۔ ان کے درمیان میں زید کا لایا ہوا ناشتہ تھا۔ زید کو سوتا دیکھ کر جائی یا نہ پر بھی غنودگی چھانے لگی۔ وہ بھی سونے کے بالکل قریب تھی کہ نچلی منزل پر زید کی بھابھی کی چلاتی آواز سن کر اس کے اوپر چھائی غنودگی غائب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

زید کی نیند بھی ٹوٹ گئی تھی۔وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا آیا جاننا چاہتا ہوا سے کس چیز نے اٹھایا تھا۔وجہ سمجھ جانے کے بعد وہ بیزاری سے سر پیچھے کر کے بیٹھ گیا اور منہ پر ہاتھ پھیرا۔

"بھابھی نے تو ساری زندگی کا سکون چھین لیا ہے۔" بیزاری سے بولتا ہوا وہ دیوار سے ہٹ گیا اور شاپر میں موجود ناشتہ نکالنے لگ گیا۔

زید ناشتے کے طور پر بسکٹ اور جوس کے ڈبے لے کر آیا تھا۔اس نے ایک بسکٹ کا پیکٹ اور جوس کا ڈبہ جائی یانہ کی طرف بڑھایا جبکہ دوسرا بسکٹ کا پیکٹ اور جوس کا ڈبہ خود اپنے پاس رکھ لیا۔دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگ گئے۔

جائی یانہ بسکٹ کھالینے کے بعد جوس اسٹر الگا کر پی رہی تھی جب زید بولا۔

"میں نے سوچا ہے آج آپ یونیورسٹی چلی جائیے گا۔یونیورسٹی سے تین بجے فارغ ہونے کے بعد آپ نائلہ کی طرف چلی جائیے گا۔میں نے نائلہ سے بات کرلی ہے۔اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔اتنی دیر میں آپ کے لیے کوئی اچھا ہاسٹل ڈھونڈ ہی لوں گا۔"

اس کی بات سن کر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میرے لیے اتنی دقت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔تم نے پہلے ہی جو کچھ کیا تمہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔اب جو آگے کرنا ہے میں خود ہی کر لوں گی۔"

جائی یانہ کی بات سن کر زید نے اسے دیکھا۔

"میں نے کوئی دقت نہیں اٹھائی ہے۔میں اچھے سے جانتا تھا آپ سے نکاح کے بعد یہ مشکلات مجھ پر آنی ہی تھی اور یہ میرا فرض بھی ہے۔ہم نے نکاح کیا ہے۔نکاح کا مطلب سمجھتی ہیں آپ۔یہ کوئی کاروباری معاملہ نہیں ہے جو ایک مخصوص مدت کے لیے رہے یا اس میں نفع نقصان دیکھیں۔نکاح ساری زندگی کا ساتھ ہے۔اب ہم دونوں کے درمیان "تمہارا یا میرا" نہیں رہا بلکہ صرف "ہمارا" ہو گیا ہے۔"

زید کی بات سن کر جائی یانہ نے کہا۔

"دیکھو زید! تم نے یہ نکاح شاید سنجیدگی سے لیا ہو گا مگر میں نے نہیں لیا ہے۔ میں تمہیں جانتی نہیں ہوں۔ ایسے کیسے تمہارے ساتھ زندگی گزار لوں گی؟"

جائی یانہ کی بات سن کر زید مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"جانتی تو آپ عیسی کو بھی اچھے سے نہیں تھی اس کے ساتھ بھی تو زندگی گزارنے چلی تھی نا؟"

"تم مجھے طعنہ دے رہے ہو؟" جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"نہیں میں بس یہ سمجھنا چاہ رہا ہوں اگر آپ عیسیٰ کو یہ موقع دے سکتی ہے تو مجھے کیوں نہیں؟ کیا میں اس لائق نہیں ہوں کہ مجھے موقع دیا جائے؟" زید کے سوال نے جائی یانہ کو واقعی میں لاجواب کر دیا تھا۔اس نے تھوڑی دیر بعد بات بدل دی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا عیسیٰ میرا کزن ہے؟"

"میرے کزن نے بتایا!"عیسیٰ شاید سمجھ گیا تھا جائی یانہ ابھی اس موضوع پر بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

"وہی کزن جس کے بارے میں میں نے تم سے پوچھا تھا؟"جائی یانہ کا تجسس اب بیدار ہو گیا تھا۔

"ہاں وہی!"زید نے تصدیق کی۔

"تمہارے اس کزن کو آخر ان سب کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟اور میری اور تمہاری بہن کو بچا کر آخر اسے ملا کیا؟"جائی یانہ نے زید سے پوچھا۔پہلے

www.novelsclubb.com

اسے صرف اس شخص پر شک تھا۔اب پورا یقین ہو گیا تھا کہ اس شخص کا اس پوری صورتحال میں کوئی نہ کوئی ہاتھ ضرور تھا۔

"مجھے خود نہیں پتہ لیکن میں اسے جہاں تک جانتا ہوں وہ بہت مفاد پرست ہے۔اپنے فائدے کے لیے وہ لوگوں کو استعمال کرتا ہے۔میں آپ کو اور عائشہ کو اس تقریب سے پہلے ہی سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا مگر میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔میری بہن اور آپ کے گھر والے بغیر ثبوت کسی صورت میرا یقین نہ کرتے۔میرے کزن کے پاس ثبوت کے طور پر عائشہ اور عیسیٰ کا نکاح نامہ موجود تھا مگر اس نے یہ شرط رکھ دی کہ وہ نکاح نامہ مجھے تب ہی دے گا اگر میں عائشہ اور آپ کو تقریب کے دوران ہی سب کے سامنے یہ حقیقت بتاؤں۔"

www.novelsclubb.com

زید نیچے نظریں کیے سب کچھ بتا رہا تھا اور جائی یانہ پلک جھپکے بغیر زید کو دیکھ رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں آپ کو مجھ سے یہ گلہ ضرور ہو گا کہ میں نے سب کے سامنے آپ کو تماشا بنادیا!"

جائی یانہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔اس کے دل میں واقعی میں یہ بات تھی۔ اسے زید کا عین نکاح کے وقت آنا برا لگا تھا۔اگر وہ آ ہی گیا تھا تو سب گھر والوں کو اندر لے جا کر بھی بات کر سکتا تھا مگر وہ شکوہ زید کے احسانوں تلے کہیں دب سا گیا تھا۔زید اس کی کیفیت سے بے نیاز کہے جا رہا تھا۔

"میں بھی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔آپ کے ساتھ ساتھ میری بہن کا بھی بھرے مجمعے میں تماشا لگا مگر میں آپ دونوں کو ایک فراڈ شخص کے ہاتھوں برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا۔اس لیے مجھے اپنے کزن کی بات ماننی پڑی۔"

"تم چاہتے تو اس سے ثبوت کو لے کر تم میرے ابو اور عائشہ کو ایک جگہ لے جا کر سب کچھ بتا سکتے تھے!" جائیانہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی شکایت کی۔

اس کی بات سن کر زید کے لبوں پر ایک سوگوار مسکراہٹ سج گئی۔

"میں یہ کر سکتا تھا مگر میرے کزن کی شرط تھی کہ سب کے سامنے یہ تماشا ہو۔آپ اسے نہیں جانتی لیکن میں اسے جانتا ہوں۔وہ آپ کی سوچ سے بھی کئی گنا خطرناک انسان ہے۔اس کی آپ سے یا پھر عیسیٰ سے کوئی دشمنی ضرور ہے۔ اگر میں اس کی بات نہ مانتا تو وہ عین وقت پر مجھے جھوٹا بنا سکتا تھا اور اگر میں جھوٹا ثابت ہو جاتا تو تین زندگیاں برباد ہو جاتیں!"

زید کی وضاحت پر جائی یا نہ خاموش رہی۔پھر چپ چاپ اپنے بیگ کے پاس آئی اور اپنی ضروری کتابیں جو اسے یونیورسٹی لے کر جانا تھیں۔وہ بیگ میں سے نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کام میں مصروف تھی جب ایک بار پھر زید نے خاموشی توڑی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے آپ سے غلط بیانی بھی کی تھی!" زید نے جیسے اس پر انکشاف کرنا چاہا مگر وہ اپنے کام میں مگن رہی۔ زید نے جب اس کو کوئی رد عمل نہ دیتے دیکھا تو خود ہی بات آگے بڑھائی۔

"میرا کزن ہمارے پہلے سمیسٹر کے پیپر میں آپ کا پتہ لگانے آیا تھا۔ اسے آپ کے بارے میں معلومات نکالنی تھی۔ اسے یہ کام جلدی کرنا تھا۔ اس نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔ وہ بس نام اور تھوڑی سی معلومات کے ذریعے آپ کا پتہ نکالنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا وہ آپ کو کیوں ڈھونڈنا چاہتا ہے۔ شاید وہ بتا بھی دیتا اگر میں شروع میں ہی اس کی امیدوں پر پانی نہ پھیر دیتا۔ اس نے سوچا تھا میں آپ کے بارے میں ضرور پتہ لگا لوں گا مگر میرے شروع میں ہی انکار کرنے کے بعد وہ بس مجھے اس کام کے لیے رضامند کرتا رہا۔ وہ اس کی وجہ نہیں بتا سکا۔"

زید چپ ہو گیا۔ایک دفعہ پھر ان دونوں کے درمیان سناٹا چھا گیا۔

"تمہارے کزن کا کیا نام ہے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"آریان!" زید نے آرام سے کہا لیکن جائی یانہ نے حیرانگی سے زید کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آریان؟" جائی یانہ نے نام دوبارہ دہرایا۔

"جی اس کا نام آریان ہی ہے۔ کیا آپ اسے جانتی ہیں؟" زید کچھ آگے کو ہوا۔

"آریان نام تو میں نے عالیہ آپی کے نکاح نامے میں بھی دیکھا تھا۔ اوہ اللہ میں نے اسی دن زید سے نام کیوں نہیں پوچھا۔ اس کی تصویر۔۔۔" جائی یانہ نے سوچا۔ جائی یانہ کڑیوں سے کڑیاں ملانے لگی۔ کچھ دیر بعد اسے جب اپنی بات پر پورا یقین ہو گیا تو اس نے زید کو دیکھا۔ کیا وہ زید پر اعتبار کر سکتی تھی۔ زید نے اس کی مدد کی تھی تو کیا اسے بھی اس پر اعتبار کرنا چاہیے۔ نہیں ابھی نہیں!

www.novelsclubb.com

"آپ نے بتایا نہیں آپ اسے جانتی ہیں؟" زید کے دوبارہ پوچھنے پر اس نے کہا۔

"زید میں پورے یقین سے نہیں کہہ سکتی ہوں کہ وہ وہی آریان ہے جسے میں جانتی ہوں۔اس لیے ابھی کچھ بھی کہنا بے معنی ہو گا۔" جائی یانہ کو پورا یقین تھا کہ یہ وہی آریان ہے مگر وہ اس سے بہتر انداز میں زید کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"آپ کہیں تو میں آپ کو آریان سے ملا دوں؟" زید نے اسے پیشکش کی جس کو اس نے فوراً انکار کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں ابھی نہیں!" وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے منع کرنے لگ گئی۔ یہ بات پکی تھی آریان جائی یانہ کے خاندان کا دشمن تھا۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ جائی یانہ اس کے بارے میں سب کچھ جان گئی ہے تو پتہ نہیں وہ کیا کرے گا۔

اس سے پہلے زید کچھ اور کہہ پاتا جائی یانہ کتابیں لے کر کھڑی ہو گئی اور بولی۔

"ہمیں یونیورسٹی چلنا چاہیے۔" جائی یانہ کو کھڑا ہوتا دیکھ کر زید بھی کھڑا ہو گیا۔ اس نے موبائل سے وقت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم ٹائم تو ہو گیا ہے!" یہ کہہ کر وہ باہر جانے لگا جب جائی یانہ نے اس سے پوچھا۔

"میں یہ بیگ یونیورسٹی تو ساتھ لے کر نہیں جا سکتی۔اسے کہاں رکھے؟" جائی یانہ کی بات سن کر زید نے بھی اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"میرا تو بوائز ہاسٹل ہے اور اس بیگ میں زنانہ کپڑے اور چیزیں ہیں۔ میں اگر اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تو خاصا بدنام ہو جاؤں گا۔" زید سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "یہاں پر رکھا تو بھابھی اسے پھینک دیں گی۔میں اسے کہاں چھوڑوں؟" وہ یہی سوچ رہا تھا ایک دم اسے خیال آیا۔

"آپ نائلہ کو کال کر کے پوچھیں کیا وہ گھر سے نکل گئی ہے؟" جائیانہ کو سمجھ آگئی کہ زید نے ایسا کیوں پوچھا ہے۔اگر نائلہ گھر پر ہی ہوئی تو ان کا سارا مسئلہ حل ہو جانے والا تھا۔

****

عزاہ کو لگا کہ کل کی رات بہت لمبی تھی۔وہ بیڈ پر لیٹی تھی۔شایان اس کے ساتھ ہی لیٹا تھا۔شایان نے نیند کی گولیاں لی ہوئی تھیں اس لیے اسے اپنے ساتھ لیٹی عزاہ کی خبر نہ ہو سکی۔رات کو جب تک شایان واپس اپنے کمرے میں نہیں آیا تھا۔عزاہ کمرے میں نہیں گئی تھی۔شایان کے کمرے آنے کے بہت دیر بعد وہ کمرے میں گئی تھی تب تک شایان اسے سویا ہوا ملا تھا۔

عزاہ ساری رات سو نہیں سکی۔ شایان کی ناراضگی عزاہ کے لیے اب ثانوی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ ابھی اسے اپنی دونوں بہنوں کی فکر تھی۔ ساڑھے سات جیسے ہی ہوئے عزاہ فوراً سے اٹھی اور منہ ہاتھ دھو کر اور کپڑے بدل کر نیچلی منزل میں چلی گئی۔ اسے زینب کے آنے کا بے چینی سے انتظار تھا۔ جیسے ہی گھڑی پر آٹھ بجے اسے زینب نیچے اترتی دکھائی دیں۔ عزاہ فوراً سیڑھیوں کے پاس گئی۔ دوسری طرف عزاہ کو دیکھ کر زینب کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

وہ اتری اور ڈائننگ ہال کی جانب بڑھ گئیں۔ عزاہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ڈائننگ ہال آ گئی۔ کرسی پر بیٹھتے ہی زینب نے عزاہ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔" اسی پل نمرہ بھی ڈائننگ ہال میں آگئی اور کرسی کھینچ کر عزاہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ عزاہ کو کسی سے بھی اتنی نفرت نہیں ہوئی تھی جتنی اس وقت اپنے ساتھ بیٹھی اس لڑکی سے ہو رہی تھی۔

زینب نے اسے کل کی تقریب میں ہوئی ساری باتیں بتا دی۔ عزاہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسا ری ایکشن دے۔ اس وقت ان تینوں بہنوں کی کشتیاں بھنور میں پھنسی ہوئی تھیں۔

"مجھے تو ویسے بہت برا لگا۔ پتہ نہیں وہ شخص کیسا ہو گا اور جائی یانہ کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہو گا؟" یہ تبصرہ دینے والی نمرہ تھی۔ اس کے لہجے میں ایسا دکھ تھا جیسے واقعی میں وہ ساری رات جائی یانہ کے لیے پریشان رہی ہو۔ عزاہ کو نمرہ کی منافقت بری طرح کھل رہی تھی۔

"فکر تو مجھے بھی ہے مگر اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔اب تو بس دعا ہے اللہ اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے۔"زینب اپنی ٹی پاٹ سے چائے کانچ کے نازک سے کپ میں ڈالتے ہوئے بولیں۔

"آمین!"نمرہ نے جتاتی نگاہوں سے عزاہ کو دیکھا۔عزاہ کا دل چاہا نمرہ کی آنکھیں نکال دے۔اسی وقت شایان بھی ڈائننگ ہال میں آگیا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ملجگا لباس پہنے وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔زینب اسے دیکھتے ہوئے فکر سے بولیں۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

"ہاں بس بخار ہو رہا ہے!" زید نے بھاری آواز میں کہا۔

"دوائی لے لینا اور آج آفس نہ جانا۔ مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔" زینب نے متفکر نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آفس مجھے جانا ہی ہے میں گھر نہیں بیٹھ سکتا ہوں۔" یہ کہہ کر شایان ناشتہ کرنے لگ گیا۔ اسی وقت نمرہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کو پتہ ہے کل کیا ہوا؟"

عزاہ کا دل چاہا وہ نمرہ کی زبان نکال دے۔ایک تو وہ اس کے اتنے پاس بیٹھی تھی کہ عزاہ کو خود پر قابو پانا ناممکن لگ رہا تھا۔

شایان نے نمرہ کو ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ وہ بولے۔ نمرہ نے کل ہوئی ساری بات شایان کو بھی بتا دی۔شایان نے یہ بات سن کر کوئی ری ایکشن نہیں دیا بلکہ خاموشی سے کھانا کھاتا رہا۔

"آپ کو حیرت نہیں ہوئی ماموں نے ایسے ہی راہ چلتے انسان کو اپنی بیٹی تھما دی؟"نمرہ نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ماموں جانتے ہیں ان کی بیٹیوں کی کیا کرتوت ہیں اس لیے وہ انہیں کسی پر بھی تھوپ دیتے ہیں۔ ویسے بھی ماموں نے یہ پہلی دفعہ تو کیا نہیں ہے۔ میری مثال تو تمہارے سامنے ہی ہے۔"

شایان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ سج گئی۔ زینب ضرور اسے ٹوک دیتی اگر وہ ابھی بیمار نہ ہوتا۔ عزاہ کو اپنا آپ بے بس لگا۔ وہ کیا کرے کہ وہ شایان کی بدگمانی ختم کر پائے۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اسی حالت میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے میں کوئی بھی کھڑکی یا گھڑی نہیں تھی جو اسے بتا سکتی کہ ابھی دن ہو رہا ہے یا رات۔ وہ یونہی بیٹھی دیوار پر نظریں جمائے بیٹھی تھی کہ ایک عورت جس کا حلیہ ملازمہ جیسا تھا وہ اندر آئی۔ اس کے ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے تھی۔ اس نے عالیہ کو دیکھے بنا کمرے میں موجود میز پر ٹرے رکھ دی اور واپس جانے لگی۔ تبھی عالیہ نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

"مجھے آریان سے ملنا ہے، مسز جہانگیر تک میرا پیغام پہنچا دینا!" وہ عورت عالیہ کی اواز سن کر رکی تھی لیکن مڑ کر دیکھا نہیں تھا۔ عالیہ کی بات سن کر وہ واپس چلی گئی۔ عالیہ بیڈ پر سے اٹھی اور میز کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کھانے کی ٹرے کو دیکھا۔ٹرے میں انڈے،ٹوسٹ اور جیم رکھا ہوا تھا۔یہ ساری لوازمات ناشتے کے لیے استعمال ہوتی تھی یعنی ابھی صبح کا وقت تھا۔وہ کھانے کو دیکھتی رہی۔اسے بہت تیز بھوک لگ رہی تھی مگر اسے اس کی انا کچھ کھانے نہیں دے رہی تھی۔بلآخر اپنی انا پر پاؤں رکھتے ہوئے اس نے کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔اسی وقت اسے اپنے کمرے کی جانب قدموں کی آہٹ بڑھتی سنائی دی۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

دروازہ کھلا اور نوواد راندر آ گیا۔عالیہ نے اسے دیکھا۔کبھی وہ اسے اپنا کہتی تھی مگر آج تو وہ غیروں سے بھی بدتر دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بلایا ہے؟" آریان نے بیزاری سے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عالیہ نے کچھ نہیں کہا بلکہ اسے دیکھتی رہی۔ آریان اس کی نگاہوں میں مسلسل خود کو پا کر چڑ گیا۔

"کیا دیکھ رہی ہو تم؟ میرے پاس اور بھی کام ہے۔ میں تمہارے لیے یوں کھڑا نہیں رہ سکتا!" آریان کی بات سن کر بھی عالیہ کچھ نہ بولی۔ آریان چڑ کر واپس جانے لگا جب عالیہ کی آواز اسے سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے یہ سب کیوں کیا؟" وہ ایک ایسی جواری تھی جس نے اپنا سب کچھ اس ایک بازی پر لگا دیا تھا مگر آخر میں وہ خالی ہاتھ ہی رہ گئی۔

"میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ تم نے خود مجھے بھاگ کر شادی کرنے کا کہا تھا!" آریان مڑا اور استہزایہ تاثرات سے اسے دیکھنے لگ گیا۔

"ڈالا تو وہ خیال تمہاری بہن ہی نے تھا!" عالیہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم دودھ پیتی بچی تو تھی نہیں جو اس کی باتوں میں آ گئی۔ ایک بالغ عقل و شعور رکھنے والی لڑکی تھی۔ تمہیں کس نے کہا تھا یوں سب کچھ لٹا کر میرے پاس آ جاؤ۔"

عالیہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ گئی۔

www.novelsclubb.com

اپنی سنہری آنکھوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ بہت خوبصورت تھا لیکن اس کا اندر بہت ڈراؤنا تھا۔

"میں نے تم سے پیار کیا تھا!" کیا کچھ نہیں تھا لہجے میں۔

"میں نہیں کر پایا!" بے رخی کی انتہا تھی اس لہجے میں۔

"ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو پیار تو تم نے بھی نہیں کیا تھا مجھ سے، تمہیں تو بس اپنے منگیتر شایان سے ضد تھی۔" آریان نے سوچنے کی اداکاری کی۔ "تم اسے پسند نہیں کرتی تھی ایسے میں میرا آجانا تمہیں گولڈن چانس لگا اور تم

www.novelsclubb.com

نے اس چانس کا فائدہ اٹھایا مگر افسوس وہ گولڈن چانس تو تمہارے لیے گڑھا نکلا جس میں تم آنکھیں بند کر کے گر گئی۔"

عالیہ نے اسے دیکھا۔ کیا واقعی میں وہ اس سب کو بس ایک ضد سمجھتا تھا۔ کیا اسے پتہ نہیں تھا عورت کسی کی ضد میں اپنی عزت نہیں روندتی ہے۔ اس نے جب جب اپنی عزت خود مٹی میں ملائی ہے تو اس کی وجہ بس اس کی محبت ہے۔ وہ آریان کو یہ بات نہیں سمجھا سکتی تھی۔ اس لیے اس نے موضوع بدل ڈالا۔

"ٹھیک ہے، تم مجھ سے پیار نہیں کرتے نہ کرو لیکن بیوی تو ہوں نا میں تمہاری؟ اسی بات کا لحاظ کر لو۔" عالیہ نے اسے یاد دلانا چاہا۔

"اشفاق بھی تو تمہارا باپ لگتا ہے۔اس کی دہلیز پار کرنے سے پہلے اسی کالحاظ کر لیتی۔جب تم نے کسی کالحاظ نہیں کیا تو تمہارا لحاظ کوئی کیوں کرے گا۔"

عالیہ کی بات اس پر ہی الٹ دی گئی۔اس کے الفاظ عالیہ کو خنجر لگ رہے تھے۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو مجھ سے؟کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟"عالیہ نے بے بسی سے پوچھا۔

"تم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا لیکن تمہارے گھر والوں نے میری ماں کا بہت کچھ بگاڑا ہے۔ہم لوگ اس کا بدلہ لے رہے ہیں۔اس سے زیادہ نہ تمہیں جاننا چاہیے نہ میں تمہیں بتاؤں گا۔"یہ کہہ کر آریان واپس چلا گیا اور عالیہ خالی ہاتھ وہی بیٹھی رہ گئی۔

****

ناشتے کے بعد جب عزاہ اپنے کمرے میں آئی تو اسے شایان آفس کے لیے تیار ہوتا دکھائی دیا۔شایان نے رات والے واقعے کے بعد سے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی یہاں تک کہ اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔

"شایان آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں!"عزاہ اس کے پاس آئی اور اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا۔شایان نے اس کی طرف دیکھا آج شایان کی آنکھوں میں کچھ بھی نہیں تھا۔نفرت بھی نہیں!اس کی آنکھوں میں بس اجنبیت کا تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! میں نے صحیح سوچا تھا اور تم نے مجھے صحیح ثابت کیا ہے۔" اس کی آنکھیں ہی نہیں اس کا لہجہ بھی اجنبی تھا۔ شایان نے دوبارہ نظریں آئنے پر جما دی۔

"شایان آپ مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع تو دیں؟" عزاہ نے بے بسی سے کہا۔

"مجھے کسی کو کوئی موقع نہیں دینا ہے۔ مجھے اب پتہ چل گیا ہے میری زندگی میں باکردار عورت کا ساتھ لکھا ہی نہیں تھا۔ اگر تم نہ ہوتی تو عالیہ کی صورت میں مجھے بدچلن عورت مل جاتی۔" عالیہ کا نام لیتے ہی شایان کے دل میں کچھ ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس کی نظریں ابھی بھی آئینے پر تھی۔" تم سب ایسی ہی نکلیں۔ میں نے کبھی کسی عورت کو گندی نظروں سے نہیں دیکھا۔ جب بھی کسی عورت سے بات کی یا اس سے ملا تو ہمیشہ عزت کی نگاہوں سے دیکھا تو پھر مجھے کیوں بدکردار عورت ملی؟"

اس نے عزاہ کو دیکھا۔ وہ جواب نہیں مانگ رہا تھا۔ اس کے لہجے میں اس قدر کرب تھا کہ عزاہ کچھ کہہ نہ سکی۔

اس نے کہا۔" پہلے عالیہ مجھے یوں بیچ راستے میں چھوڑ گئی، اس کی اتنی غلطی نہیں تھی نہ مجھے اب اس سے شکوہ ہے کیونکہ وہ میری بیوی نہیں تھی۔ لیکن تم! تم تو میری بیوی تھی تم نے کیوں غیر مردوں سے تعلقات بنائے۔"

"میں نے کوئی تعلق نہیں بنایا۔" عزاہ نے چلا کر کہا۔

"اونچا بولنے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی۔ تم آخر اشفاق کی بیٹی ہو۔ اس اشفاق کی جس نے ساری عمر میری ماں کو کمتر سمجھا۔ تمہارا خاندان ہم لوگوں کے لیے ایک بلا ہے اور ہم بیوقوفوں کو دیکھو ہم تم جیسی بلاؤں کو اپنا بنا کر ہر قدم ساتھ رکھتے ہیں۔ ہم لوگ تمہیں اپنا کہتے ہیں اور تم لوگ غیروں سے بھی بدتر مار ہمیں مار جاتے ہو۔" شایان کی بات سن کر عزاہ کا پارہ ہائی ہو گیا۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس کی اصل خوشیوں کی دشمن عزاہ کا خاندان نہیں بلکہ اس کی سگی بہن ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ نہ سمجھو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ تم اسے میری ضد سمجھو یا انا، مگر میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دوں گا۔ ساری زندگی تمہیں میری بیوی

بن کر گزارنی ہو گی۔ابھی تک تو میں نے اپنا کوئی حق استعمال نہیں کیا لیکن !"

شایان ایک دم ٹھٹھکا۔ایسے جیسے اسے ابھی ہی کوئی بات یاد آئی ہو۔"اب میں اپنا ہر حق استعمال کروں گا۔"

وہ عزاہ کی جانب مڑا۔

"اور مرد پر یہ فرض بھی ہے جب اس کی عورت غیر مردوں سے تعلقات بنائے تو اس کو سیدھی راہ بتائے۔اس پر مار پیٹ لا حکم تو ہمیں ہمارے دین نے بھی دیا۔"شایان اب بھول چکا تھا کہ اسے آفس جانا ہے۔عزاہ خوف کے ساتھ اسے اپنے جانب بڑھتا دیکھنے لگی۔آج کا دن عزاہ کی زندگی کے سیاہ دنوں میں سے ایک دن بن گیا تھا۔

****

نائلہ سے بات کرکے ان دونوں نے جائی یانہ کا بیگ نائلہ کے گھر میں رکھوادیا۔وہ نائلہ ہی کے ساتھ یونیورسٹی چلی گئی کیونکہ زید نے آج یونیورسٹی جانے کے بجائے اپنی جاب پر جانا تھا۔

جائی یانہ کو آج پتہ چلا تھا زید اپنی پڑھائی اور دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لیے جاب پر جاتا ہے۔اسی لیے وہ ریگولر یونیورسٹی نہیں آیا کرتا تھا۔آج کا دن جائی یانہ کے لیے خاصا مصروف گزرا تھا۔عزاہ کی شادی کے بعد شاید وہ ایک

www.novelsclubb.com

دو دن ہی یونیورسٹی گئی تھی۔اتنی زیادہ غیر حاضری کی وجہ سے وہ اپنی کلاس سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔اب اسے اپنے روازنہ کے کام کے ساتھ ساتھ اپنا پچھلا کام بھی پورا کرنا تھا۔انہی سب کا شیڈول بنانے میں اس کا آدھا دن لگ گیا تھا۔

زید کی ہدایت کے مطابق وہ یونیورسٹی کے بعد نائلہ کے گھر ہی آگئی تھی۔نائلہ کے گھر والوں خاص طور پر اس کے ماں باپ سے اس کا پر جوشی سے استقبال کیا۔نائلہ نے تو اسے یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر وہ چاہے تو ایک ہفتے تک اس کے گھر رہ سکتی تھی مگر اسے یوں کسی کے گھر ٹھہرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اس نے نائلہ کے ساتھ بیٹھ کر سارا دن پڑھائی میں ہی گزارا۔

www.novelsclubb.com

شام کو وعدے کے مطابق زید اسے نائلہ کے گھر لینے آگیا تھا۔جائی یانہ اپنا بیگ اٹھائے باہر نکلی تو اسے زید بائیک پر بیٹھا دکھا۔زید کافی تھکا ہوا لگ رہا

تھا۔ظاہر سی بات تھی بیچارا اجاب کے ساتھ ساتھ اس کے رہنے کا انتظام بھی کر رہا تھا۔جائیانہ کو شرمندگی نے گھیر لیا۔زید نے بلاوجہ اس کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لے لی تھی۔

وہ جیسے ہی اس کے پاس پہنچی فوراً بولی۔"ہاسٹل مل گیا؟"

"جی مل گیا۔"اس نے مختصر یہی کہا۔جائیانہ اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک بھورے رنگ کی عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔جس کے گیٹ کے اوپر گرلز ہاسٹل کی تختی لگی ہوئی تھی۔وہ دونوں اندر آ گئے اور سب سے پہلے ہاسٹل کے دفتر میں گئے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دفتر میں ضروری کاروائیاں اور ہاسٹل میں داخلے میں ہونے والے
پروسس سے گزر جانے کے بعد جائی یانہ کو ہاسٹل میں جگہ مل گئی تھی۔زید نے خود
کو جائی یانہ کا شوہر ہی متعرف کروایا تھا۔کچھ دیر بعد ایک عورت کے ساتھ جا کر
جائی یانہ نے اپنا کمرہ دیکھا۔سب کچھ بالکل ٹھیک تھا۔جائی یانہ جانتی تھی وہ ایک اچھا
ہاسٹل ہے اور اس ہاسٹل میں داخلے کی فیس اور اس کے اخراجات بہت زیادہ تھے۔

سب چیزیں دیکھ لینے کے بعد جائی یانہ ایک بار پھر وزیٹنگ روم میں
آئی اور زید کو ایک کرسی پر بیٹھا دیکھا۔زید کی نظریں اس وقت فرش پر تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاسٹل صحیح لگا آپ کو؟"زید نے اسے آتا دیکھا تو اٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی اتنا مہنگا ہاسٹل چننے کی؟" جائیانہ نے اسے گھرکا۔

"یہ ہاسٹل ہماری یونیورسٹی کے بالکل پاس ہے اور سب سے بڑی اور اچھی بات یہاں کا ماحول سخت اور محفوظ ہے۔میں پیسوں کے چکر میں آپ کو کسی گھٹیا ہاسٹل میں تو ٹھہرا نہیں سکتا تھا۔" زید نے آخری بات غصے میں کہی۔

"اور وہ جو اس پر اخراجات ہونگے وہ؟ تم نے ضرور اس مہینے کے ڈیوز دے دیے ہونگے، ہے نا؟" جائیانہ نے اسے باریک بینی سے دیکھا۔

"ایک نہیں دو مہینے کے" زید نے بہت آرام سے اس کی تصیح کی۔

جائی یانہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"زید تم پاگل ہو گئے ہو؟ میں اچھے سے جانتی ہوں تم فائنینشلی اسٹیبل نہیں ہو۔ تم نے اپنی ساری جمع پونجی ان سب میں خرچ کر دی ہے۔ میں جتنا چاہتی ہوں تمہارا احسان مجھ پر سے کم ہو تم مجھے مزید احسانوں تلے دبا رہے ہو؟" جائی یانہ کے لہجے میں غصہ اور بے بسی دونوں تھے۔

زید سینے پر ہاتھ باندھے اس کی بات سنتا رہا پھر آرام سے بولا۔

"ہو گیا یا اور بولنا ہے؟" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا۔ زید جائی یانہ کی نظروں سے خاصا محظوظ ہوا۔

"میں نے آپ کے لیے کچھ نہیں کیا ہے۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں اپنے محسن کے لیے کر رہا ہوں جس نے میری زندگی بچائی تھی۔"

جائی یانہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر زید نے ہاتھ اٹھا کر جائی یانہ کو خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں آپ یہی کہیں گی کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن یہ صرف آپ کے نزدیک ہے۔ میرے نزدیک آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔آپ نے میری زندگی بچائی تھی۔اگر زندگی نہ ہو تو انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔میں نے ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ آپ کا احسان اتار سکوں۔

سوچیں میں نے آپ سے نکاح کیا لیکن آپ مر نہیں جاتی اگر میں آپ سے نکاح نہ کرتا،بھابھی کے ساتھ رکوانا یا ہاسٹل ڈھونڈنا اور اس کے واجبات ایسی چیزیں نہیں ہے جس کے ہوئے بغیر آپ مر جاتیں۔آپ کا احسان ابھی بھی اوپر ہے اور جہاں تک بات ہے اس ہاسٹل کے واجبات ادا کرنے کی تو!" زید نے رک کر اسے دیکھا۔ جائی یانہ اسے ہی غور سے دیکھ رہی تھی۔

"تو وہ سب آپ کے خود کے مطابق میری سیونگز تھی۔انسان ہمیشہ اپنی سیونگز فیملی کے لیے ہی رکھتا ہے تاکہ اپنی فیملی کے لیے صحیح وقت پر خرچ کر سکے اور آپ کل رات ہی میری فیملی میں شامل ہوئی تھیں۔" زید کیا کہہ رہا تھا جائی یانہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت زید نے کہا۔"میں جا رہا ہوں اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو یا کوئی بھی پریشانی ہو آپ مجھے کال کر دینا۔"

وہ یہ کہہ کر جانے لگا تب ہی جائی یانہ نے اسے روک کر پوچھا۔

"زید تم نے اپنے بھائی کے گھر کہا تھا اگر عیسیٰ سے میری شادی ہو جاتی تو تین لوگوں کی زندگی خراب ہو جاتی۔ایک تو میں ہوں اور دوسری عائشہ لیکن تیسرا کون تھا؟"وہ کب سے اسی الجھن کا شکار تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید نے پیچھے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا۔اس نے کہا کچھ بھی نہیں تھا مگر اس کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک نے جائی یانہ کو مزید الجھا دیا۔وہ جائی یانہ کو یونہی دیکھتا رہا پھر چلا گیا۔جائی یانہ یونہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔

****

زینب کو یاد نہیں پڑتا تھا عمر کے اس انکشاف کو کتنے دن بیت گئے تھے۔

اس کی طبیعت اس دن کے بعد سے کافی نڈھال رہنے لگ گئی تھی۔عمر جو پہلے پھر رات کو آجایا کرتا تھا اب آدھی رات کے بعد آیا کرتا تھا۔اس کی زندگی ایک عجیب

دوراہے سے گزر رہی تھی۔ یہ باتیں کسی کو بتا کر وہ اپنا دل بھی ہلکا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کا تھا ہی کون؟

اپنے میکے میں بتانا خود اپنا مذاق اڑانے کے مترادف تھا۔ سسرال میں یہ بات وہ کسی سے کر بھی لیتی لیکن عمر نے اسے اس دن صاف بتا دیا تھا اگر اس نے یہ بات عمر کے گھر والوں کو بتائی تو وہ اسے کھڑے کھڑے طلاق دے دے گا۔

عمر نے کہا تھا وہ اس کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں کریں گا مگر اس نے سب سے بڑی زیادتی تو کر ہی ڈالی تھی۔ اس نے کسی تیسرے کو ان کے رشتے کے درمیان میں کھڑا کر ڈالا تھا۔

عمر پر قابو پالینا اس تیسرے کے لیے کافی آسان تھا کیونکہ وہ تیسرا زینب اور عمر کو کافی اچھے سے جانتا تھا یا پھر شاید وہی ان دونوں کو جانتا تھا۔ زینب کو اب اس تیسرے سے بے تحاشا نفرت ہو گئی تھی۔

اب زینب ہی کو کچھ کرنا تھا اپنے گھر کو بچانے کے لیے۔ وہ فوراً سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی۔ ذہن میں جتنے بھی ایسے کھانے آئے جو عمر کو پسند تھے اس نے بنا ڈالے۔ کھانا بنا لینے کے بعد وہ کمرے میں گئی اور تیار ہونے لگ گئی۔ اس نے اپنے فون سے عمر کو میسج کر دیا کہ وہ آج جلدی سے گھر واپس آجائے۔

www.novelsclubb.com

زینب کو لگ رہا تھا کہ وہ تیسرا ابھی آکر بس کر دے گا مگر زینب اس بات سے انجان تھی وہ تیسرا جتنا اچھا زینب کو جانتا تھا زینب اسے کبھی بھی جان نہیں سکتی تھی۔

****

جائی یانہ نے اپنا کمرہ واپس آکر ایک دفعہ پھر غور سے دیکھا۔ کمرے میں دو سنگل بیڈ تھے۔ کمرے کے ایک کونے میں رائٹنگ ٹیبل تھی۔ کمرے کی سفید دیواروں پر بہت سے ایکٹرز اور سنگرز کے پوسٹر لگے ہوئے تھے جو یقیناً اس کی روم میٹ نے لگائے ہونگے۔ کمرہ کافی صاف ستھرا تھا۔ بے شک وہ رہنے کے لیے کافی اچھا کمرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور الماری میں اپنا سامان سیٹ کرنے لگی۔

جب اس نے اپنا سامان سیٹ کر لیا تو کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک لڑکی کمرے میں آرہی تھی۔اس کا حلیہ کچھ اس طرح تھا۔اس نے شوخ جامنی رنگ کی ٹی شرٹ پر کالے رنگ کی لیدر کی جیکٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اس نے باب کٹنگ کروائی ہوئی تھی۔کانوں میں ہیڈ فونز لگائے جب وہ رائٹنگ ٹیبل پر اپنا کوئی سامان اٹھانے آئی تو اس کی نظر جائی یانہ پر پڑی۔اس نے اپنے ہیڈ فونز کان سے ہٹا کر گلے میں کر دیے اور اس سے پوچھا۔

"تم میری نئی روم میٹ ہو نا؟" وہ لڑکی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی گردن اثبات میں ہل گئی۔

"اوہ ہیلو! میں جے ٹی ہوں۔ میرا نام سن کر تم نے ضرور سوچا ہوگا یہ کیسا نام ہے؟ دراصل میں پنجاب سے آئی ہوں اور ہماری ذات جٹ ہے۔ میرا اصلی نام مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔اس لیے میں نے اپنا نام اپنی ذات سے لے کر "جے ٹی" رکھ لیا۔ میں اپنا اصلی نام کسی کو بھی نہیں بتاتی ہوں تم بھی نہ پوچھنا۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

اپنے نام کی اتنی لمبی وضاحت دے دینے کے بعد اسے جائی یا نہ سے اس کا نام پوچھنا یاد آگیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جائی یانہ ہوں!" جائی یانہ کا نام سن کر جے ٹی نے ستائش سے کہا۔

"نائس نیم۔امید کرتی ہوں تم مجھے میری پچھلی روم میٹس کی طرح تنگ نہیں کروگی۔ویسے تم ہاسٹل رہنے کیوں آئی ہو؟ تمہیں دیکھ کر لگتا ہے تم ابھی اسٹوڈنٹ ہی ہو۔کیا تم یہاں پڑھنے آئی ہو؟" اس کی اتنی ساری باتیں سن لینے کے بعد جائی یانہ سمجھ گئی جے ٹی خاصی باتونی عورت ہے۔

"ہاں ایسا ہی سمجھ لو۔" جائی یانہ نے مبہم سا جواب دیا۔وہ دوسرے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"چلو اچھی بات ہے۔ یہ رائٹنگ ٹیبل تمہارے کام آجائے گی کیونکہ میری پڑھائی کو تو ختم ہوئے عرصہ ہو گیا۔" اس کی عمر اتنی نہیں لگتی تھی کہ اس نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی ہو۔

"کتنی پڑھی ہوئی ہے آپ؟" جائیانہ نے اسی تجسس میں پوچھا۔

"انٹر کیا تھا۔ وہ بھی رو دھو کر!" جے ٹی نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اب ایک ڈی جے کے طور پر پارٹیز وغیرہ اٹینڈز کرتی ہوں ورنہ زیادہ تر کلبز میں ہی اپنی ڈی جے سروسز سے لوگوں کو انجوائے کرواتی ہوں۔ اگر تمہارے ہاں کبھی کوئی پارٹی وغیرہ ہو تو مجھے بھولنا مت!"

"اچھا!" جائی یانہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

اسی وقت جائی یانہ کے موبائل پر زید کی کال آئی۔ جائی یانہ کا موبائل اس کے پاس ہی بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔ جائی یانہ نے موبائل اٹھایا اور کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو!" جائی یانہ کے بولنے پر زید نے کہا۔

"ہاسٹل میں سب ٹھیک ہے نا؟" زید کے پوچھنے پر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یہاں سب ٹھیک ہے۔ تم پریشان نہ ہو۔ اگر کچھ ہوا تو تمہیں کال کر دوں گی۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا چلو بس یہی پوچھنا تھا!" پھر زید نے کال کاٹ دی۔

جائی یانہ نے موبائل بیڈ پر رکھا تو جے ٹی نے پوچھا۔

"یہ زید کون ہے، تمہارا ابوائے فرینڈ؟" جے ٹی کے اس قدر منہ پھٹ انداز نے جائی یانہ کو بوکھلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو!" جائی یانہ نے اسی انداز میں کہا۔

"ہم میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔ تم کہیں سے بھی گرل فرینڈ میٹیریل نہیں ہو۔" جے ٹی نے آرام سے اس کے اوپر تبصرہ کیا۔ جائی یانہ کو اس کی اتنی بے ہودہ لینگویج خاصی بری لگنے لگی تھی۔

"وہ میرا شوہر ہے!" جائی یانہ نے اسے جتاتے ہوئے کہا تو جے ٹی نے آنکھیں پھاڑ کر جائی یانہ کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا تم نے؟ تمہارا شوہر؟" وہ اب گھور کر جائی یانہ کو ایسے دیکھنے لگی جیسے وہ کوئی اور مخلوق ہو۔

www.novelsclubb.com

"تم اس عمر میں شادی شدہ ہو۔ کیا پاکستان میں ابھی بھی چھوٹی عمر کی شادیاں رائج ہیں؟ پلیز یہ نا کہنا تمہارا شوہر بڑی عمر کا ہے یا تمہارے سات آٹھ بچے بھی ہیں۔" جے ٹی دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔

"میری عمر اٹھارہ سال ہے اور میرا پرسوں ہی نکاح ہوا ہے۔ میرے شوہر کی عمر بھی لگ بھگ میری جتنی ہے۔ ہماری کوئی چھوٹی عمر میں شادی نہیں ہوئی ہے۔" جائی یانہ نے چڑ کر کہا اور وہاں سے کھڑے ہو کر دوسرے کام کرنے لگ گئی۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ جے ٹی نامی اس مخلوق کو مکمل طور پر نظر انداز کرے گی۔ ایسا کرنے سے شاید وہ باز آ جائے۔ جے ٹی نے جائی یانہ کی توقع کے عین مطابق اس سے مزید اس موضوع پر بات کرنا چاہی مگر جائی یانہ نے مختصر اور مبہم جواب دے کر اس کی حوصلہ شکنی کی۔

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے پر جب ڈائننگ ہال میں سب لڑکیاں کھانے کے
لیے اکھٹا ہوئیں اور اس کی ہاسٹل کی سر براہ نے جب اس کا تعارف کروایا تو جے ٹی
نے بیچ میں لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"ساتھ ساتھ اس کا ایک عدد شوہر بھی ہے جو ہر گھنٹے بعد اس کی
خیریت پوچھ رہا ہے۔ مجھے تو خاصا loyal بندہ لگا ہے۔" سب نے جائی یا نہ کو
آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔

"امم ہمم جے ٹی!" ہاسٹل کی سر براہ نے اس کی سرزنش کی۔

"کیا میں نے کیا کیا ہے؟" جے ٹی نے معصوم بن کر پوچھا۔

اس کے بعد سب نے خاموشی سے کھانا کھایا۔ہاسٹل کا یہ اصول بھی تھا کہ کھانا سب ایک ساتھ ڈائننگ ہال میں ہی کھاتے تھے۔کسی کے لیے الگ سے کھانا کمرے میں نہیں جاتا تھا۔ہاسٹل میں کوئی بھی رات کے گیارہ بجے کے بعد باہر نہیں جا سکتا تھا اور بھی جتنے قواعد و ضوابط تھے ہاسٹل کی انتظامیہ سختی سے ان پر عمل کرواتی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اب اگر ہم بوائز ہاسٹل کی تیسری منزل میں آکر ایک کمرے میں داخل ہو تو اس کمرے میں کپڑے اور سامان بکھرا ہوا تھا۔ کمرے کی حالت دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے یہاں پر کوئی طوفان آیا ہو مگر یہ حالت صرف کمرے کے آدھے حصے تک محدود تھی۔ باقی کا آدھا حصہ سمٹا اور سنوار کر رکھا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کمرہ بٹا ہوا تھا۔ بکھرے ہوئے حصے میں رکھے سنگل بیڈ پر بس کپڑے اور جوتے رکھے ہوئے تھے جبکہ صاف ستھرے حصے میں رکھے سنگل بیڈ پر ایک گھنگرالے بالوں والا لڑکا لیٹا چھت کو تک رہا تھا۔

زید تھک ہار کر اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ پرسوں رات سے اسے ایک بھی پل سکون سے گزارنے کو نہیں ملا تھا اور ابھی بھی سکون نام کی چیز نہیں تھی۔ اس کے اوپر اس وقت قرض کا انبار لگا ہوا تھا۔ جائی یا نہ کو لگ رہا تھا زید کے پاس سیونگز تھی جس کی وجہ سے ہاسٹل کے دو مہینے کے اخراجات اس نے ادا کیے تھے جبکہ حقیقت

www.novelsclubb.com

مختلف تھی۔اس نے وہ ہاسٹل کے ڈیوز قرض لے کر ادا کیے تھے۔اس کی آمدنی تو اتنی تھوڑی سی تھی کہ بچانے کی نوبت ہی نہیں آپاتی تھی۔زید یہ بات جانتا تھا کہ اب اسے اور زیادہ محنت کر کے اپنے ساتھ ساتھ جائی یانہ کے اخرجات اٹھانے تھے۔یہ بات نہیں تھی وہ جائی یانہ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا تھا۔اس کے لیے اپنا یہ فیصلہ زندگی کا سب سے اچھا فیصلہ لگتا تھا۔اسے پریشانی اخرجات کی تھی۔

زید کے ماضی پر اگر نظر ڈالیں تو وہ بالکل کھلی کتاب کی طرح تھا۔

www.novelsclubb.com

ماں باپ کا انتقال ایک عرصہ پہلے ہو گیا تھا۔زاہد سب سے بڑا تھا، عائشہ دوسرے نمبر پر جبکہ زید سب سے چھوٹا تھا۔زاہد نے ہی بڑا بھائی بن کر اپنے بہن بھائی کو پالا تھا۔ان تینوں بہن بھائیوں میں بہت پیار تھا۔وہ تینوں ایک

دوسرے کو بتائے بغیر کچھ کرنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔عائشہ اور زید اپنے
بڑے بھائی کے احسانوں اور قربانیوں کا تہہ دل سے شکر گزار تھے۔حالات تب
خراب ہوئے جب زید نویں جماعت میں پہنچا۔انہی دنوں زاہد کی شادی ان کے
محلے داروں نے ایک یتیم لڑکی سے کرادی جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اور وہ
اسی محلے میں اپنے دور کے رشتے داروں کے پاس رہا کرتی تھی۔

شروع شروع میں اس کی بھابھی ان سے کافی اچھے سے پیش آتی تھی
مگر پھر اہستہ آہستہ زید کو محسوس ہونے لگا زاہد کی توجہ اپنے بہن بھائی سے ہٹتی جا
رہی ہے مگر اس نے نظر انداز کیا۔وہ جانتا تھا اب اس کے بڑے بھائی کی توجہ کی
حقدار ان سے زیادہ ان کی بھابھی تھی۔پھر آہستہ آہستہ گھر کا ماحول بدلنے لگا۔جیسے
ہی بھائی جان کی پہلی اولاد ہوئی،عائشہ اور زید کے لیے زندگی دوبھر ہو گئی۔بھابھی
خود کو اس گھر کی مالکن تسلیم کرنے لگ گئی اور گھر میں اپنے اصول لاگو کرنے لگ

www.novelsclubb.com

گئی۔زاہد نے بھی اپنی بیوی پر اس معاملے میں کوئی روک ٹوک نہیں کی۔ جس پر ان کی بھابھی کو اور شہ مل گئی۔اب وہ گھر زید کے لیے گھر نہیں جنگ کا اکھاڑا بن گیا تھا۔بھابھی اور عائشہ کے جھگڑے روز کا معمول ہو گئے کیونکہ عائشہ اپنی بھابھی کی کسی بھی غلط بات کو برداشت نہیں کرتی تھی اور اس کی بھابھی ان دونوں بہن بھائی پر اپنا احسان جتائے بغیر نہیں رہتی تھی۔دوسری طرف زید بھابھی کی کڑوی کسیلی باتوں کو نظرانداز کرنے کی پوری کوشش کرتا رہتا۔

شروع میں تو بھائی گھر کی ان لڑائیوں میں کھل عام کسی کی بھی حمایت نہیں کرتے تھے مگر آہستہ آہستہ وہ بھابھی کو ہر جگہ پر ڈیفینڈ کرنے آنے لگے۔وہ عائشہ اور زید کو باور کروانے لگ گئے کہ ان کی خاطر انہوں نے کتنی قربانیاں کی ہیں،اس لیے انہیں چاہیے کہ ان سے تمیز سے بات کیا کریں۔جو باتیں پہلے بس

www.novelsclubb.com

بھابھی کی زبان پر ہوتی تھی وہ اب ان کے بڑے بھائی نے بھی کہنا شروع کر دی تھی۔

ایک دن عائشہ اور بھابھی کی لڑائی ہمیشہ کی طرح جاری تھی۔زید کبھی بھی ان کی جنگ میں نہ اترتا اگر بھابھی اس کے مرے ہوئے ماں باپ کو برا بھلا نہ کہتیں۔

"بھابھی پلیز لڑائی آپ کی اور عائشہ کی ہے،اماں ابا کو بیچ میں مت لائیں!"زید نے چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہ لاؤں میں ان کو، ان ہی کی وجہ سے تو تم دونوں بہن بھائی ہمارے سر پر بیٹھے ناچ رہے ہو۔"

زید نے دوبارہ منہ توڑ جواب دیا یوں زید اور اس کی بھابھی کی تلخ کلامی بڑھنے لگی۔ اسی وقت زاہد بھی گھر آ گیا۔ وہ دیور بھابھی کو لڑتا دیکھ کر حیرانی سے گھر کی چوکھٹ پر ہی کھڑا رہ گیا تھا۔ اپنے بڑے بھائی کو دیکھ کر زید بھابھی کی شکایت ان کے پاس لے گیا۔

"دیکھیں بھائی جان، بھابھی کیسی باتی۔۔" بات اس سے پہلے مکمل ہو پاتی زاہد نے زید کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

"بے شرم! بے غیرت! تمہیں شرم نہیں آئی اپنی بھابھی سے بدتمیزی کرتے ہوئے۔ تمہاری بھابھی مجھے بتایا کرتی تھی تم اس سے بدتمیزی کرتے ہو مگر میں نے کبھی یقین نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنی بیوی کو جھوٹا مان کر تمہارا یقین کیا۔ مجھے ساری زندگی کی ریاضتوں کا صلہ یہ ملا ہے۔" زاہد طیش کے عالم میں کانپ رہا تھا۔ عائشہ زید کے پاس کھڑی ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں تو آپ کو کہتی تھی آپ نے آستین کے سانپ پالے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہی کبھی یقین نہیں کیا۔ اب دیکھیں انہیں!" بھابھی بھی چلاتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔ "میں تو کہتی ہوں نکال باہر کریں اسے، ایسے ہی ہمارے گھر میں پڑا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کا گھر ؟ یہ گھر آپ کا گھر کیسے ہو گیا؟" عائشہ نے تنک کر کہا۔ "

یہ ہم تینوں بہن بھائیوں کا گھر ہے۔ یہ ہم سب کا گھر ہے۔ اکیلی آپ ہی اس گھر کی مالکن نہیں ہے۔ "

"بس عائشہ !" زاہد نے چلاتے ہوئے کہا۔ "آج مجھے یقین ہو گیا ہے میرے بہن بھائی مجھے بس نوچ نوچ کر کھانا چاہتے ہیں۔ اب تم یہی کھڑی ہو کر میرے ہی سامنے میرے گھر کا بٹوارہ کر رہی ہو۔ صحیح کہتی ہے تمہاری بھابھی اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم دونوں تو اسے اور میرے بچوں کو نکال باہر کرو گے۔ "

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر زاہد بھائی بھابھی کو لے کر کمرے کے اندر چلے گئے۔ اس پوری رات زید روتا رہا اور عائشہ اسے چپ کروانے میں لگی رہی۔ بھائی کی بے رخی

اور بھابھی کی بد تمیزیاں زید اور عائشہ کو ان سب میں بہت قریب لے آئی تھیں۔

ان دونوں کو بانڈ بہت اچھا بن گیا تھا۔

کچھ دنوں بعد عائشہ کے ہی منہ سے اسے خبر ملی کہ اس کے بھائی جان نے یہ گھر اپنے نام کروالیا ہے۔اس دن زندگی میں پہلی دفعہ زید کو اپنا آپ لاوارث معلوم ہوا۔اب بس ایک غلطی پر ہی اس کی بھابھی اسے گھر سے باہر نکال سکتی تھی۔بھائی نے اس کی پڑھائی کے اخراجات بھی اسے دینا بند کر دیے تھے۔اب وہ پارٹ ٹائم ریستوران میں ویٹر کی جاب کرنے لگ گیا تھا۔انٹر میں بمشکل پاس ہو جانے کے بعد اس نے بی بی اے کا سوچا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں داخلے کے پیسے اس نے بمشکل اکٹھا کیے اور پڑھائی پر لگ گیا۔اس کی بھابھی کو اس کا مزید پڑھائی کرنا بہت چبھا تھا۔زاہد اور عائشہ نے انٹر کے

بعد پڑھائی ختم کر دی تھی۔زید کو آگے پڑھتا دیکھ کر بھابھی نے اور واویلا مچانا شروع کر دیا۔بھابھی نے جیسے اب ٹھان لی تھی کہ زید کو وہ اس گھر سے باہر نکال کر ہی رہیں گی۔

یونیورسٹی کا پہلا دن اسے بہت خوشگوار لگا حالانکہ اس خوشگوار دن کی صبح بہت بری تھی۔وجہ ہمیشہ کی طرح بھابھی ہی تھی۔

بھابھی کے طعنوں اور بد تمزی سے تنگ آیا زید جب یونیورسٹی میں آیا اور اپنی پہلی کلاس میں پہنچا تو اسے دور سے ایک سانولی لڑکی آتی دکھائی دی۔بھابھی کی باتیں جو کب سے اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں ایک دم سے اس کے ذہن سے غائب ہو گئی۔اس کی نظریں اب اس لڑکی پر جم گئی تھی۔اس لڑکی کو شاید کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔اس لیے پریشان سی کھڑی ارد گرد اپنی جگہ

ڈھونڈ رہی تھی۔حالانکہ بہت سے بینچ ایسے تھے جس میں لڑکے اکیلے بیٹھے تھے مگر اس لڑکی نے ان میں سے کسی بھی بینچ کا انتخاب نہیں کیا۔

آخر کار اس لڑکی کو ایک بینچ میں جگہ مل گئی۔اس میں سیاہ چادر والی لڑکی بیٹھی تھی۔وہ اس پر بیٹھ گئی۔لیکچر شروع کب ہوا اور ختم کب ہوا زید کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔اس کو پروفیسر کے جانے کی خبر تب ہوئی جب وہ لڑکی بینچ پر سے اٹھی۔زید نے اسے جاتا دیکھا پھر واپس اس کے بینچ پر دیکھا۔اس کے بینچ پر موبائل پڑا تھا۔وہ فوراً سے اٹھا اور موبائل اٹھایا۔وہ یقیناً اسی لڑکی کا تھا۔اس لڑکی کی بے پرواہی پر زید کو غصہ آیا۔بھلا کوئی موبائل بھی یوں رکھ کر بھولتا ہے۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے لڑکی کی تلاش کرنا شروع کی۔بہت دیر بعد اسے وہ گراؤنڈ میں دھوپ میں بیٹھی دکھائی دی۔گرمی ابھی گئی نہیں تھی اور وہ لڑکی آرام سے

گرم دھوپ میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔اس نے لڑکی کا موبائل اسے واپس دیا اور جاتے جاتے اس کا دھیان دھوپ اور گرمی پر بھی دلا دیا۔

اس دن وہ اس لڑکی کے بارے میں لاشعوری طور پر سوچتا رہا۔وہ دن زید کو کافی اچھا لگا تھا لیکن اس اچھے دن کی رات زید کے لیے کافی بری ثابت ہوئی کیونکہ زید جس ریستوران میں کام کرتا تھا اسی رات اسے نوکری سے نکال دیا گیا۔ اس کی وجہ چار بگڑی ہوئی امیر زادیاں تھیں۔وہ آرام سے اپنا کام کرتا ہوا کافی کے مگز کی ٹرے اٹھائے ایک ٹیبل پر لے کر جا رہا تھا تبھی وہ ایک لڑکی کے پاس سے گزرا۔اس لڑکی نے ایک دم سے اپنا ایک پاؤں زید کے سامنے کر کے زید کو گرانا چاہا۔زید اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور اس کی ہاتھ میں موجود ٹرے سامنے آتی لڑکی کے ہاتھ پر گر گئی۔وہ لڑکی بھی موبائل پر لگی ہوئی تھی۔اس لیے وہ اس اچانک حملے سے حواس باختہ ہو کر گر گئی۔اس کے بعد کیا ہونا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس لڑکی کی تینوں دوستیں، جس میں وہ لڑکی جس نے اسے گرانے کی کوشش کی تھی وہ بھی شامل تھی، ان تینوں نے کہرام برپا کر دیا۔ زید کو صفائی کا کوئی موقع دیے بغیر وہ تینوں لڑکیاں اس پر چڑھ دوڑی۔ زید کی بات کسی نے بھی نہ سنی اور اسے ریستوران سے نکال دیا گیا۔ گھر میں جب یہ خبر پہنچی تو گھر میں اس کی قدر دوبارہ بھکاری جیسی ہو گئی۔ اس نے نئی ملازمت ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر ہر جگہ ناکامی کا سامنا ہو رہا تھا۔ ان دنوں وہ کافی پریشان رہنے لگ گیا تھا۔ یونیورسٹی روزانہ جانے کے باوجود وہ اپنی پڑھائی پر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

ان دنوں وہ اس لڑکی کو بالکل بھول چکا تھا جب ایک بار پھر وہ اسے ملی۔

یہ وہ دن تھا جب اس کا ذہنی تناؤ عروج پر تھا۔ وہ نوکری کے لیے کل مارا مارا پھرا تھا لیکن ہر جگہ اسے بے عزت کر کے نکال دیا گیا تھا۔ گھر کا ماحول اب اسے مزید برا لگنے لگ گیا تھا۔ بھابھی اسے بے روزگار اور بھکاری جیسے القابات سے پکارنے لگی تھی۔ یونیورسٹی کی چھٹی ہو گئی تھی مگر واپس گھر جانے کا خیال ہی اسے گھبراہٹ میں مبتلا کرنے لگ گیا تھا۔ اسی ذہنی تناؤ میں وہ ایک سنسان کلاس میں آیا اور بینچ کو زور زور سے پٹخنے لگا۔ اس پر لاتیں اور مکے مارنے لگا۔ بس یہی ایک چیز تھی جس پر وہ اپنا غصہ نکال سکتا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ کوئی کلاس کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا دروازے کی چوکھٹ کے بالکل سامنے کھڑا وجود ہٹ گیا۔ اگر وہ کوئی مرد ہوتا تو اس کے ہاتھوں بہت پٹتا۔ وہ باہر نکلا تو اسے ایک لڑکی اس سے دور جاتی دکھائی دی۔ لڑکی کی پشت اس کی طرف تھی۔

اسے لڑکی کو روکنا تھا ایسا نہ ہو وہ اس کی یونیورسٹی انتظامیہ سے شکایت لگا دے۔

www.novelsclubb.com

اس نے جیسے ہی لڑکی کو روکا تو وہ رک گئی۔وہ قدم لڑکی کے سامنے آگیا اور اسے دیکھا۔وہ چونک گیا۔یہ تو وہی تھی۔اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ شاید اس سے سختی سے بات کرلیتا مگر اب یہاں پر تو یہ لڑکی موجود تھی۔اس لڑکی نے آنکھیں بند کیے ڈرتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ جانا چاہتی ہے۔اس لڑکی نے ڈرتے ہوئے جب آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو وہ چونک گئی شاید وہ اسے پہچان گئی تھی۔

زید نے بڑی بے تکلفی سے پوچھا وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔سوال پوچھنے کے بعد اس کے دل نے کہا کہ مجھے کیا مسئلہ ہے وہ یہاں کیوں اور کیا کرنے آئی ہے۔لڑکی کا جواب بھی یہی تھا۔وہ اس سے یہ بھی پوچھ رہی تھی آخر اس کا کیا حق ہے وہ بینچ توڑے اور اسے روکے۔اس نے اس کے سوالوں کو نظر انداز کیا۔اس

کے پاس کوئی جواب ہی نہیں تھا۔اب اس نے کسی بڑے کی طرح لڑکی کو نصیحت کی کہ اسے یوں یہاں نہیں آنا چاہیے۔یہ ایریا سنسان ہے۔

لڑکی اس کی نصیحت کا برا مان گئی اور زید کو اس کے راستے سے ہٹنے کا کہا۔زید بغیر کچھ کہے ہٹ گیا۔اس کی نگاہ اب گئی تھی کہ لڑکی کے سر پر سے ڈوپٹہ اتر گیا تھا۔پیچھے کھڑے ہوئے اس نے لڑکی کو آواز لگائی اور اس کا دھیان اس کے ڈوپٹے کی طرف کروایا۔لڑکی نے مڑے بغیر ڈوپٹہ سر پر لیا اور چلی گئی۔وہ دن اس کا بہت اچھا گیا۔آج بھابھی کے طعنوں کی کڑواہٹ بھی اسے بری نہیں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تین چار ہفتے گزر گئے مگر زید کو کوئی نوکری نہیں ملی۔وہ اپنے اخراجات کے پیسے عائشہ سے لے رہا تھا جو ایک اسکول میں پڑھایا کرتی تھی اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ساتھ ٹیوشن بھی پڑھایا کرتی تھی۔اس کی زندگی کی گاڑی بہت مشکل سے رواں دواں تھی۔

****

ایک دن جب وہ ایک جگہ نوکری کی تلاش میں خاصا ذلیل ہو کر گھر واپس آیا تو گھر میں طوفان مچا ہوا تھا۔بھابھی،بھائی اور عائشہ تینوں پاگلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔زید نے جب ان لوگوں سے لڑنے کی وجہ پوچھی تو اسے پتہ چلا عائشہ ایک لڑکے کو پسند کرتی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے جبکہ بھائی بھابھی عائشہ کی خودسری پر اس پر ملامت کر رہے تھے۔عائشہ یہ بات چِلا کر کہہ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی کہ وہ اس لڑکے سے شادی اسی ہفتے کر کے رہے گی اور اسے کوئی بھی

روک نہیں سکتا۔زید کو بھی عائشہ کا یہ عمل اچھا نہیں لگا۔عائشہ کو کم از کم اپنے بھائیوں کو تو اعتماد میں لینا چاہیے تھا۔

رات کو جب اس نے عائشہ کو سمجھانا چاہا کہ اگر وہ تھوڑی دیر رک کر بھائی جان کو منا لے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہو گا لیکن عائشہ بولی۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں زید! عیسیٰ باہر ملک سے آیا ہے۔وہ کچھ ہی دنوں میں واپس چلا جائے گا۔میرے پاس بالکل بھی وقت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

جب زید اسے ہر طرح سے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تو اس نے ہار مان لی لیکن اس نے عائشہ کو بتا دیا کہ وہ عیسیٰ سے ان کی شادی سے پہلے ضرور ملے گا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عائشہ یہ بات سن کر بہت خوش ہوئی اور زید کی عیسیٰ سے کل کی ملاقات طے کر لی۔
اس نے عیسیٰ کی زید کے سامنے اس قدر تعریف کر لی تھی کہ زید کو وہ انسان کی
بجائے ایک فرشتہ معلوم ہونے لگ گیا تھا۔ اگلے دن جب عائشہ نے زید کو عیسیٰ
سے ملایا تو عائشہ کا بنایا ہوا امیج زید کے ذہن سے بھک سے اڑ گیا۔ اسے پہلی نظر میں
ہی عیسیٰ صحیح نہیں لگا۔ اس سے باتیں کر کے اور اس کے نظریات جان کر زید کی
مایوسی مزید بڑھ گئی۔

گھر پہنچتے ساتھ ہی زید نے عیسیٰ کے لیے ناپسندیدگی عائشہ پر ظاہر
کر دی اور اسے عیسیٰ سے شادی نہ کرنے کی نصیحت کی۔ عائشہ اس کی بات پر ایک
دم سے غصہ ہو گئی۔ اسے لگا زید بھی بھائی جان کے ساتھ ملا ہوا۔ زید اور اس کے
درمیان ایک بحث چھڑ گئی۔ کچھ دیر میں وہ بحث لڑائی کا روپ لے گئی۔ لڑتے
لڑتے ان دونوں بہن بھائی نے ایک ضد پکڑ لی۔ اب عیسیٰ سے شادی کرنا عائشہ کی

www.novelsclubb.com

ضد تھی جبکہ عائشہ کو عیسیٰ سے شادی سے روکنا زید کی ضد تھی۔عائشہ نے پورے گھر میں اعلان کر دیا وہ کل ہی عیسیٰ سے نکاح کرے گی اگر کوئی شرکت کرنا چاہتا ہے تو وہ آسکتا تھا۔دونوں بھائیوں نے اسے بہت روکا مگر عائشہ نے جیسے ٹھان لی تھی کہ وہ اپنی من کی آئی ہی کرے گی۔

زید غصے میں ایک دم سے بولا "اگر تم نے عیسیٰ سے شادی کی تو میں خودکشی کرلوں گا۔"

عائشہ نے ایک پل کے لیے زید کو دیکھا اور کسی تاثر کے بغیر کہا۔"تو کر لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔"

یہ سن کر زید کو خاصا صدمہ لگا۔ پھر اس نے سوچ لیا اس ذلت بھری زندگی سے تو موت اچھی ہے۔ جس دن عیسیٰ اور عائشہ کا نکاح تھا زید نے اسی دن اپنے یونیورسٹی کے پاس برگد کے درخت کے نیچے اپنی کلائی بلیڈ سے کاٹ لی۔ اس نے یہ جگہ اس لیے منتخب کی تھی کیونکہ یہ خاصی سنسان تھی۔ اگر وہ چیخا یا چلایا تو بھی کوئی اس کی مدد کے لیے نہیں آئے گا۔

وہ سکون اور آرام سے مرنا چاہتا تھا۔ اسے لگا تھا مرنا بہت آسان ہے۔ مگر کلائی کٹتے ہی اس کا جسم اس کے دماغ سے مزاحمت کرنے لگا۔ درد کی شدت اس کی رگ رگ سے سرایت کرنے لگی۔ وہ کراہنے لگا، درد سے سسکیاں بھرنے لگا، تڑپتے ہوئے کسی طرح اس کا جسم خود کو اس درد سے نکالنا چاہتا تھا۔ انہی سب میں وہ کسی کو مدد کے لیے بلانا چاہتا تھا۔ اس نے دو تین بار مدد کے لیے پکارا بھی۔ جب اس کے اندر اتنی ہمت نہ رہی کہ وہ کچھ مزید کر سکے تبھی اسے قدموں کی آہٹ

www.novelsclubb.com

اپنے پیچھے سنائی دی۔اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔وہ مڑ کر نہیں دیکھ سکتا تھا کہ کون آرہا ہے اور پھر ایک ہیولا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔وہ آرام سے آنکھیں بند کر لیتا اگر وہ ہیولا اسے آنکھیں بند نہ کرنے کی نصیحت نہ کرتا۔زید نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔یہ تو وہی تھی۔

اس نے آنکھیں دوبارہ بند کرنا چاہی تو لڑکی نے اسے پھر ڈانٹ دیا۔

زید نے اسے واپس جانے کو کہا مگر پتہ نہیں جواب میں اس لڑکی نے کیا کہا۔اس لڑکی نے اپنا رومال بھی اس کی کٹی کلائی پر لگا دیا۔اس نے اسے منع بھی کیا مگر وہ نہ مانی۔پھر وہ لڑکی اسے کچھ کہنے لگی ساتھ ساتھ اس نے اس کا شاید نام بھی پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اپنا نام بڑی مشکل سے بتایا۔اس لڑکی نے دوبارہ اس کا نام دہرا کر اس سے تصدیق کی۔کچھ دیر بعد ایمبولینس آگئی اور ہسپتال انتظامیہ سے اس لڑکی نے لڑ جھگڑ کر اس کی جان بچالی۔

****

ہسپتال میں جب اس کی آنکھ کھلی تو اسے عائشہ روتی ہوئی اپنے پاس ملی۔اس نے زید کا ہاتھ ایسے تھاما ہوا تھا جیسے اب اسے کہیں بھی جانے نہیں دے گی۔زید نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر درد کی ایک لہر اس کے جسم سے گزری۔

"تم نے ایسا کیوں کیا زید؟" جب عائشہ کو پتہ چلا زید کو ہوش آ چکا ہے تو اس نے روتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہی نے تو کہا تھا میں مر جاؤں!" زید نے نقاہت بھری آواز سے کہا۔

"میں نے اس وقت جو بھی کہا غصے میں کہا تھا، اس کا مطلب یہ تھوڑی تھا تم خودکشی ہی کر گزرو۔" عائشہ نے روتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس سے شادی کر لی؟" زید نے پوچھا۔

"میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتی ہوں تمہیں کھانا دیا جا سکتا ہے یا نہیں!" وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر چلی گئی تھی مگر زید کو اپنا جواب مل گیا تھا۔

وہ آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا۔کچھ دیر بعد عائشہ ادھیڑ عمر ڈاکٹر کو ساتھ لے کر آگئی۔ڈاکٹر اس کو چیک کر رہا تھا جب اس نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"مجھے جو لے کر آیا تھا وہ چلا گیا؟"زید کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں وہ چلی گئی۔میرے دوست کی بیٹی آپ کو یہاں لے کر آئی تھی۔آپ کو اس کا احسان مند ہونا چاہیے۔اگر ابھی آپ جی رہی ہیں تو یہ سب اس کی کرم نوازی ہے۔اگر وہ ہسپتال انتظامیہ سے آپ کے لیے نہ لڑتی تو آپ یقیناً اس وقت یہاں نہ ہوتے۔"

ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا گیا لیکن زید کافی دیر تک اس لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔اس نے بھی بے ہوشی میں اس لڑکی کی بحث تھوڑی بہت سنی تھی۔آخر وہ لڑکی کیا تھی؟کیوں اس کے لیے اتنا سب کر کے گئی تھی؟اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے بنا نرم گوشہ مزید گہرا ہو گیا۔

رات کو ہی وہ ڈسچارج ہو کر چلا گیا۔کچھ دنوں کے لیے وہ گھر پر ہی رہا۔ عائشہ نکاح کے بعد بھی ان ہی کے گھر میں تھی۔زاہد بھائی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ عیسیٰ غیر ملکی تھا۔وہ اس سے نکاح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک چلا گیا ہے۔ کچھ مہینوں بعد وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اسے رخصت کر کے باہر ملک لے جائے گا۔بھابھی نے تو عائشہ کو کافی سنائی لیکن بھائی جان کچھ نہ بولیں۔زید کو لگا شاید وہ عائشہ کو بہن ہونے کی وجہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ویسے بھی وہ اپنی بہن کو اگر گھر سے نکال بھی دیتے تو ان کی اپنی ہی بدنامی ہوتی۔نکاح کی بات جو ابھی سب سے

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چھپی ہوئی ہے، عائشہ کو نکال دینے کے بعد جنگل میں آگ کی طرح پھیل جائے گی۔البتہ عائشہ اور زید کے رشتے کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی تھی۔دونوں کے درمیان پہلے جیسا کچھ نہیں رہا تھا۔

****

کچھ دنوں بعد زید کے مڈٹرمز شروع ہو گئے۔مڈٹرمز میں شرکت کرنے کے لیے اسے یونیورسٹی جانا ہی تھا۔ویسے بھی اس کی طبیعت کافی سنبھل گئی تھی۔

یونیورسٹی پہنچ کر اس نے اپنا پیپر دیا اور پیپر ختم کرنے کے بعد یونہی پوری یونیورسٹی میں گھومنے لگ گیا۔وہ یونہی سر آفتاب کے آفس کے باہر سے گزر رہا تھا جب ایک دم سے سر آفتاب کی آوازیں سن کر چونکا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر آفتاب کسی لڑکی کو دھمکی دے رہے تھے۔لڑکی کی آواز تو اسے نہیں آرہی تھی مگر وہ پھر بھی اس کی بے بسی محسوس کر سکتا تھا۔اس کے ذہن میں فوراً سے عائشہ کا چہرہ بنا۔اگر کوئی اس کی بہن کے ساتھ یوں کرتا تو؟

اسے ایک منٹ لگا فیصلہ لینے میں وہ فوراً سے اندر آیا۔وہ اندر آیا تو اپنے سامنے دوبارہ اسی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوا۔اس نے پرنسپل صاحبہ کا جھوٹا بلاوا آفتاب کو دیا۔زید آفتاب کی گندی نظریں اس لڑکی پر دیکھ کر کافی طیش میں آرہا تھا۔اس نے بمشکل خود کو سنبھالا ہوا تھا۔آفتاب جانا نہیں چاہتا تھا مگر مجبور ہو کر چلا گیا۔جاتے جاتے وہ لڑکی کو دھمکی دینا نہیں بھولا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی آفتاب کے جانے کے بعد ایک پل کے لیے بھی اندر نہ رکی اور باہر چلی گئی۔ باہر نکل جانے کے بعد وہ رکی نہیں بلکہ چلتی رہی۔ زید نے بھی اس کا پیچھا کیا۔ آخر کار وہ سیڑھیوں کے زینوں پر بیٹھ گئی۔ زید اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔

وہ بار بار آفتاب کو اس لڑکی کی موجودگی کی وجہ سے گالی دینے سے روک رہا تھا۔ زید نے اس سے پوچھا یہ سلسلہ کب سے چل رہا ہے تو اس نے بتایا کہ آفتاب کی گندی نظروں کا اسے پہلے سے ہی سامنا تھا مگر آج پہلی دفعہ اس نے اسے بلیک میل کیا ہے۔ زید نے اسے تسلی دی لیکن لڑکی نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ یونیورسٹی نہیں آئے گی۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ چھٹی ٹائم تک زید یونہی اس لڑکی کے پاس کھڑا رہا۔ جس کی وجہ سے اس کی ٹانگیں بھی

www.novelsclubb.com

درد کرنے لگ گئی تھی۔ جیسے ہی چھٹی کا وقت آیا۔زید نے اس لڑکی کا دھیان چھٹی کے وقت پر لگایا۔

وہ اٹھ کر اس کے ساتھ باہر چلنے لگ گئی۔ چلتے ہوئے لڑکی نے اس کے ہاتھ کا پوچھا اور ساتھ ساتھ ہی اس سے خودکشی کی وجہ بھی پوچھی۔اس نے مختصر الفاظ میں اس کو باور کروادیا کہ وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد زید اس لڑکی کا حوصلہ بڑھانے لگ گیا۔ وہ چاہتا تھا یہ لڑکی اپنا فیصلہ بدل لے اور فرار کی بجائے ڈٹ کر اپنی جنگ لڑے لیکن اس کی اتنی حوصلہ افزا باتوں کے جواب میں جب اس نے کہا۔

"تمہارے لیے کہنا آسان ہے۔ تم ایک لڑکے ہو۔ لڑکوں کو ان سب سے نہیں گزرنا پڑتا جن سب سے ہم لڑکیاں گزرتی ہے!"

توزید رک گیا۔اس کے ذہن میں وہ ہزاروں باتیں آئیں جن سب سے وہ گزرا تھا۔اس کے ماں باپ کا چلے جانا، بھائی کی بے رخی، بھابھی کے طعنے، کما نہ پانے کی وجہ سے خود کو ایک لوزر ماننا، بہن کا اس پر ایک دوسرے مرد کو ترجیح دینا مگر وہ یہ سب کسی کو نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ ایک لڑکا تھا۔اس کے دل و دماغ میں تلخی گھل گئی اور اس نے تلخ لہجے میں ہی لڑکی کی باتوں کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہوا اور لڑکی کو ایک بار پھر حوصلہ افزا باتیں سنانے لگ گیا۔ باتیں کرتے کرتے اس نے لڑکی کا نام بھی اس سے پوچھا۔

پہلی دفعہ سننے پر اسے وہ نام سمجھ نہیں آیا۔اس نے یونہی لڑکی کے سامنے وہ نام لے لیا جو اس نے سمجھا تھا مگر وہ غلط تھا۔لڑکی نے غصے میں دوبارہ دہرایا۔

"جائی یانہ!"

اس دفعہ زید نام سمجھ گیا تھا۔اس نے لڑکی کا غصہ ٹھنڈا کروانے کے لیے اس کا نام صحیح سے لے لیا اور ایک دفعہ پھر اس کا حوصلہ بڑھانے لگ گیا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں روڈ تک پہنچ چکے تھے۔لڑکی نے ٹیکسی لی اور اپنے گھر چلی گئی جبکہ وہ وہی کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

****

اپنے اگلے پیپر کے دن وہ صبح جلدی ہی یونیورسٹی کے لیے نکل گیا تھا۔ یونیورسٹی پہنچ کر اسے دور سے ہی سر آفتاب دکھائی دیئے۔وہ جبڑے بھینچ کر اس کی طرف دیکھے بغیر آگے چل دیا۔کچھ دور آنے کے بعد وہ جس شخص سے ٹکرایا تو اسے حیرت اور غصہ دونوں آیا۔اس نے اسی غصے میں جائی یانہ کو ڈانٹ بھی دیا۔وہ اس وقت آخر یونیورسٹی میں کر کیا رہی تھی۔اس کے لہجے میں پتہ نہیں کیوں رعب بھی آگیا تھا جو جائی یانہ نے محسوس کر لیا تھا اور ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں!" بات اس کی بھی سچ تھی۔آخر وہ اسے جواب دہ کیوں ہوتی۔زید سر جھٹک کر جانے لگا جب جائی یانہ نے اسے دوبارہ

روکا اور اسے بتایا کہ اسے آفتاب سے بدلا لینے کا پلین مل گیا ہے۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا جائی یانہ اتنے جلدی پلان بنا سکتی ہے۔ جب اسے جائی یانہ کے پلان کے بارے میں پوچھا تو اسے سخت مایوسی ہوئی۔

وہ اپنی اور آفتاب کی ویڈیو بنا کر انٹرنیٹ میں وائرل کرنا چاہتی تھی۔ زید جائی یانہ کی عقل پر ماتم کرنے لگا۔ کیا اسے پتہ تھا کہ آفتاب کی ویڈیو ڈال کر سب سے پہلے وہ خود ہی بدنام ہو گی۔ زید نے اس پلان کے نقائص جائی یانہ کو بتا دیے اور اس پلان میں شریک ہونے میں جائی یانہ کو صاف صاف انکار کر دیا۔ یہ کر کے وہ آگے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد اسے جائی یانہ تب دکھائی دی جب وہ اپنے کچھ کلاس فیلوز کے ساتھ پیپر سے پہلے ہونے والے دسکشن سن رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ ٹاپک دے

دیں یا پھر سر یہ دے دیں۔ زید بے دلی سے یہ باتیں سن رہا تھا جب جائی یانہ نے اسے دور سے آواز دی۔

جب ساتھی لڑکوں نے اسے اور جائی یانہ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا تو زید کا دل چاہا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ جائی یانہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اس نے کافی بے تکلفی سے سب کے سامنے اس کا نام لے لیا ہے۔ اس لیے نہایت تمیز کے ساتھ کسی پروفیسر کے بلانے کا کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی۔

جیسے ہی وہ کچھ دور پہنچیں تو زید نے جائی یانہ کی غلطی پر اسے سمجھایا۔ مگر جائی یانہ کو اس کا سمجھانا برا لگ گیا۔ زید نے جائی یانہ کو مزید اس بارے میں سمجھانا چاہا مگر وہ بات بدل کر اپنا وہی پلان سنانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔ زید کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ برا لگا اور اس نے اکھڑے ہوئے لہجے سے اسے کہہ دیا وہ اس کا کام بتائے۔ وہ پورا پلان ایک بار پھر نہیں سننا چاہتا تھا۔

جائی یانہ کو اس کا اکھڑا ہوا لہجہ کافی برا لگا تھا۔ اس نے اسے جانے کا کہہ دیا۔ ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے اسے تھوڑا سا فری کیا کر دیا ہے وہ اس کے سر پر ناچنے لگا ہے۔ زید کے لیے یہ بات ایک ریمائنڈر کے طور پر کام کی تھی۔ واقعی آخر اس کا کیا حق پہنچتا ہے وہ جائی یانہ کو سمجھائے، اس سے بات کریں اور اس کے مسئلے سلجھائے۔ اس کے دل اور دماغ میں جنگ چھڑ گئی۔ وہ جائی یانہ کے کہنے پر واپس چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پیپر بھی اس نے اسی غائب دماغی میں دیا تھا اور یونیورسٹی سے جلدی چلا گیا تھا۔ اس رات اس نے دل کو ٹٹولا کہ آخر وہ جائی یانہ کے لیے یہ سب کیوں کرتا

ہے تو اسے معلوم ہوا اسے جائی یانہ اچھی لگتی ہے شاید وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

لیکن کیا وہ اس کا ساتھ نبھا سکتا ہے۔

اس نے غیر جانبدار ہو کر اپنا اور اس کا جائزہ لیا۔ جائی یانہ کسی اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی لگتی تھی۔ اس کے پاس سب کچھ تھا اور وہ!

اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ جائی یانہ کو پسند کرتا ہے اور شاید دور کہیں اسے اپنانا بھی چاہتا ہے۔ اگر کبھی اس نے اپنی یہ خواہش جائی یانہ کو بتا بھی دی اور شاید کوئی معجزہ ہو گیا اور جائی یانہ نے بھی مثبت جواب دے دیا تو آگے کیا ہو گا۔ زید ذہن میں ایک نقشہ کھینچنے لگ گیا۔

جائی یانہ کی فیملی یقیناً کسی ایسے لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کریں گے جو بے روزگار ہو۔ زید کا مستقبل بہت مبہم تھا۔ پڑھائی کر لینے کے بعد بھی وہ اچھے سے جانتا تھا بغیر کسی سفارش کے اسے کوئی اچھی نوکری نہیں مل سکتی تھی اور کاروبار کرنے کے لیے اس کے پاس سرمایہ اور تجربہ دونوں ہی نہیں تھا۔ وہ یقیناً جائی یانہ کے خاندان سے نامراد ہو کر واپس لوٹا دیا جاتا۔ اگر جائی یانہ کی اس سے شادی ہو بھی جاتی تو بھی اس کی ساری زندگی اس غربت کی جہنم میں ہی گزر جاتی اور وہ کم از کم جائی یانہ کو اس جہنم میں تو جھونک نہیں سکتا تھا۔ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔ وہ اسے کبھی بھی اس ذہنی اذیت سے نہیں گزار سکتا تھا جس سے وہ روز گزرتا تھا۔ اس دن اس نے ٹھان لیا کہ وہ اب جائی یانہ کے آس پاس بھی نہیں بھٹکے گا۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی دن اس کا ارادہ متزلزل ہو گیا جب پوری یونیورسٹی میں زیر گردش خبر اس کے کانوں میں میں پہنچی۔ پوری یونیورسٹی آفتاب کے یونیورسٹی سے

نکال دیے جانے سے واقف تھی۔ سب یہ کہہ رہے تھے کہ مس صبا نے سر آفتاب کو نکالا ہے لیکن وجہ کسی کو معلوم نہیں تھی۔ زید سمجھ گیا کہ ان سب کے پیچھے جائی یانہ کا ہاتھ ہے۔

وہ جائی یانہ کے پاس گیا اور اس سے وجہ پوچھنے کے لیے علیحدہ ملنے کا کہا مگر وہ بالکل بھی نہ مانی۔ زید کو یہ سن کر دھچکا لگا کہ اسے زید پر شک ہے۔ زید نے پھر بھی ہمت نہ ہاری اور اس سے اپنی بات پوچھی جس کا جواب جائی یانہ نے مبہم انداز میں دیا۔ جب جائی یانہ نے کوئی بھی بات صاف انداز میں نہیں کی تو زید بھی ہار مان کر چلا گیا۔ اس کے بعد ایک عرصے تک دونوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

****

اپنی یونیورسٹی میں اپنے کزن آریان کو دیکھ کر زید کو بہت بڑا جھٹکا لگا۔
وہ اس کا تایازاد کزن تھا۔اس کے تایا اور ان کے درمیان تب سے بول چال بند تھی جب زید کے ماں باپ زندہ تھے۔زید کے باپ رحیم اور اس کے تایا جہانگیر دونوں کے درمیان وراثت کا تنازعہ تھا۔جہانگیر نے اپنے باپ کی ساری جائیداد اپنے نام کروا کر اپنے بھائی کو سڑک پر چھوڑ دیا تھا۔زید کا باپ رحیم اس بات پر کافی دل برداشتہ ہو گیا تھا۔

اس نے اپنے بھائی کے خلاف کوئی قانونی کاروائی نہیں کی مگر اس سے سارے رشتے ناطے بھی توڑ لیے تھے۔رحیم نے اس کے بعد ایک بہت کڑا وقت گزارا تھا۔اس نے اپنی جمع پونجی سے بہت مشکل سے ایک چھوٹے سے علاقے میں ایک چھوٹا گھر خریدا تھا۔وہ رحیم جس نے ساری زندگی عیش و آرام سے گزاری

تھی،اس پر اب یہ حالات آ گئے تھے کہ گدھے گھوڑے کی طرح محنت کر کے بمشکل دو وقت کی روٹی اپنے لیے اور اپنے بیوی بچوں کے لیے لا پاتا تھا۔زندگی اتنی ہی مشکل چل رہی تھی کہ ایک حادثے میں رحیم اور اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

ماں باپ کے مر جانے کے بعد اس کا تایا جہانگیر اپنے بیٹے آریان کے ساتھ اکثر ان کی مدد کرنے کی پیشکش کرنے گھر آیا کرتا تھا جس کو زاہد بڑی تلخی کے ساتھ منع کر دیا کرتا تھا۔زاہد کو اپنے تایا سے حد درجہ نفرت تھی۔جہانگیر کے دھوکے کے بعد رحیم پر گزرے دنوں کا زاہد خود عینی شاہد تھا کیونکہ عائشہ اور زید کے مقابلے میں وہ بڑا ہو گیا تھا اور بہت کچھ سمجھنے لگا تھا۔اس نے اکثر زید اور عائشہ کو بھی وہ زیادتیاں بتائی تھیں جو اس کے تایا نے اس کے باپ پر کی تھی۔زید کے دل میں بھی اپنے باپ کے دشمن کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ عرصے بعد جہانگیر تایا نے آنا چھوڑ دیا۔وہ شاید میٹرک میں تھا جب اسے یہ خبر پہنچی اس کا تایا کا انتقال ہو گیا ہے۔ان کے گھر سے کوئی بھی تعزیت کے لیے نہیں گیا بلکہ سب کے دلوں میں ان کے مرنے کی خوشی تھی۔اس نے آریان کی تصاویر فیس بک پر اسکرول کرتے ہوئے دیکھی ہوئی تھی۔اس لیے اسے آریان کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

اب اتنے عرصے غائب رہنے کے بعد آریان کا یوں اچانک یونیورسٹی آجانا اس کے لیے حیرانگی کا سبب تھا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں کھڑا وہ اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا۔

"اور سناؤ زید کیا حال چال ہے؟" آریان اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے ان کے درمیان کافی خوشگوار تعلقات تھے۔

"ٹھیک ہوں!" زید نے مروتاً کہا۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" اس نے ایک اور بار ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔

"اچھی!" ایک بار پھر اسے جواب دینا پڑا۔ آخر یہ آیا کیوں تھا؟

www.novelsclubb.com

"یار مجھے تم سے ایک کام تھا!" آریان نے اپنا بازو زید کے کندھوں پر رکھ کر بے تکلفی سے کہا۔ زید نے سکھ کا سانس لیا۔ شکر وہ مدعے پر تو آیا۔

"بولو!" زید نے بہت آرام سے کہا۔

"مجھے نا ایک لڑکی کی معلومات نکلوانی ہے۔ تمہاری طرح بی بی اے کی ہی اسٹوڈنٹ ہے۔ تصویر تو میرے پاس نہیں ہے اور نہ میں نے اسے کبھی دیکھا ہے۔ لیکن اس کا نام مجھے پتہ ہے۔ جائی یانہ اشفاق نام ہے اس کا۔ تم میرے لیے اس کی تھوڑی بہت معلومات نکلوا سکتے ہو۔" زید جائی یانہ کا نام سنتے ہی جان گیا کہ کس کی بات کی جا رہی تھی۔ اس نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹوایا۔

"میں فارغ نہیں ہوں کہ تمہارے لیے کسی لڑکی کی معلومات نکلواتا پھروں۔" اس نے سہولت سے کہا اور جانے لگا جب ایک بار پھر اسے روکا گیا۔

"یار! تم سمجھے نہیں میں جانتا ہوں تم ان دنوں کافی مشکل میں ہو۔ میں تو تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تم میرا کام کرو میں تمہارا مسئلہ حل کر دوں گا۔ تمہیں جتنے بھی فائنینشنل ایشو ہے سب حل کر دوں گا۔" زید اس کی بات سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ تم مجھے بھکاری سمجھتے ہو؟" زید نے غصے سے اس سے پوچھا

"یار تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میری بات کا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔"

آریان نے اسے ٹھنڈا کروانا چاہا مگر زیداب کسی کی ایک نہیں سن رہا تھا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے مجھے تمہارے پیسوں کی ضرورت ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم لوگوں کا تو ایمان ہی بس پیسہ ہے لیکن جس پیسے پر تم اتنا اتراتے ہو سب جانتے ہیں وہ صرف تمہارا نہیں ہے۔ اس میں میرے باپ کا بھی حصہ ہے۔ اگر ہم بھائیں خاموش ہیں تو اسے ہماری کمزوری نہ سمجھو۔ ہم اپنے باپ کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں۔ اس لیے تمہارے لیے بہتر ہو گا ہمارے سامنے کم آیا کرو۔ ایسا نہ ہو ہم سب لحاظ بھول جائیں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

****

وقت گزرتا گیا اور اس کی زندگی روٹین پر آگئی تھی۔ اسے ایک اچھی نوکری مل گئی تھی۔ ہفتے کے پانچ دن بشمول اتوار اسے صبح نو بجے سے رات آٹھ بجے تک ایک دوکان میں سیلزمین کے طور پر کام کرنا ہوتا تھا۔ جمعہ اور ہفتہ وہ دوکان بند رہتی تھی۔ اس دوکان کا اتنا عجیب شیڈول کیوں تھا اسے خود نہیں پتہ تھا مگر اس کے لیے یہ اچھا تھا۔ اس طرح وہ ہفتے میں دو دفعہ یونیورسٹی جا سکتا تھا۔ اس کی یونیورسٹی ہفتے والے دن بھی کھلی ہوتی تھی۔ اس کا پہلا سمیسٹر کلئیر ہو گیا تھا۔ بھابھی کی روز روز کی جھک جھک سن کر زید اتنا تنگ آگیا تھا کہ وہ بوائز ہاسٹل میں منتقل ہو گیا۔

زید کو اپنی زندگی خاصی مشینی لگنے لگی تھی مگر زید اسی پر خوش تھا۔اس
کی زندگی میں دوبارہ تبدیلیاں آنا تب شروع ہوئی جب ایک رات جائی یانہ کا میسج
اس کے موبائل پر آیا۔وہ اس سے ملنا چاہتی تھی۔زید نے اسے جمعے کے دن
یونیورسٹی میں ملنے کا وعدہ کر لیا۔

جب وہ یونیورسٹی پہنچا تو وہ اپنی کلاسز لینے میں مصروف رہا۔اس نے
سوچا ہوا تھا فری پیریڈ میں وہ جائی یانہ سے ملے گا۔

جب اس کا پیریڈ فری ہوا تو وہ سب سے پہلے گراؤنڈ میں جائی یانہ کی
تلاش میں آیا۔توقع کے عین مطابق جائی یانہ اسے گراؤنڈ میں بیٹھی دکھائی دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زید اس کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔ جائی یانہ اس سے آریان کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ زید نے جب وجہ پوچھی تو جائی یانہ نے ہچکچاتے ہوئے بتایا اس کی بہن اپنی شادی کے دن سے گم ہے اور وہ اسے تلاش کر رہی ہے اور اسے آریان پر شک ہے۔ ساتھ ساتھ شاید جائی یانہ کو یہ بھی فکر تھی کہیں زید اپنے کزن کے لیے برا نہ مان جائے اس لیے وہ بہت تول تول کر بول رہی تھی۔

زید نے اسے جو کچھ پتہ تھا۔ سب بتا دیا سوائے اس کے کہ اس دن آریان جائی یانہ کا پتہ لگانے یونیورسٹی آیا تھا۔ زید نے جان کر یہ بات گھمائی تھی۔ اسے ڈر تھا کہیں جائی یانہ یہ نہ سمجھے کہ وہ بھی آریان کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ مختصر سی ملاقات کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ آرام سے اپنے ہاسٹل کے کمرے میں سو رہا تھا جب اس کا فون بجا۔

اس نے تکیے کے پاس ادھر ادھر ہاتھ مار کر اپنا فون پکڑا۔کچھ دیر بعد اس نے کال اٹھائی۔

"ہیلو!"اس کی آواز گہری نیند سے اٹھنے کی وجہ سے بھاری تھی۔

"کیسے ہو زید؟"دوسری طرف سے شناسا سی آواز گونجی۔

"کون بات کر رہا ہے؟" زید پر نیند کا غلبہ طاری کو رہا تھا۔

"میں آریان بات کر رہا ہوں۔" یہ نام سنتے ہی زید کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔

"کیوں کال کی ہے؟" زید نے سختی سے پوچھا۔

"ارے یار تمہارے بھلے کے لیے ہی کال کی ہے بلکہ تمہاری بہن کے بھلے کے لیے۔" زید اٹھ کر بیٹھ گیا۔عائشہ کو موضوع کا حصہ بنتا دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میری بہن کا اس میں کیا ذکر ہے؟" زید نے غصے سے پوچھا۔

"تمہاری بہن ہی کا تو سارا ذکر ہے اور ساتھ ساتھ اس کے شوہر کا! کیا نام ہے اس کا؟" آریان نے سوچنے کی اداکاری کی۔

"عیسیٰ!" زید نے اسے بتایا۔

"ارے ہاں عیسیٰ!" آریان نے عیسیٰ کا نام کافی کھینچ کر ادا کیا تھا۔ "تم جانتے ہو تمہارا بہنوئی ایک بار پھر شادی کر رہا ہے؟"

یہ بات سن کر زید کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" زید نے دبی دبی غراہٹ سے کہا۔

"صحیح کہہ رہا ہوں۔ یقین نہیں آتا تو اپنی کلاس فیلو جائی یا نہ سے خود پوچھ لینا۔ ویسے بھی عیسیٰ اس کا کزن ہے اور عیسیٰ سے ہی تو اس کی شادی ہو رہی ہے۔" آریان خاصے محظوظ انداز میں بول رہا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں اور اگر یہ جھوٹ ہوا تو تمہاری خیر نہیں ہو گی۔" زید نے یہ کہہ کر کال بند کر دی۔

www.novelsclubb.com

اس رات اسے بالکل بھی نیند نہیں آئی۔ان عورتوں کا نام موت کے منہ میں جاتا سننا جس سے زید بے پناہ محبت کرتا تھا نہایت مشکل تھا۔اس کی اور جائی یانہ کی ملاقات کو کافی دن گزر گئے تھے۔جمعے اور ہفتے کو وہ پھر جب بھی یونیورسٹی گیا اسے جائی یانہ کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی۔

جیسے ہی فجر کی اذانوں کی صدائیں پھیلی زید نے مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کی اور دعا مانگ کر ان دونوں عورتوں کی بہتری مانگی۔مسجد سے واپس ہاسٹل آتے ہوئے اس نے عائشہ کو کال کر دی۔

www.novelsclubb.com

عائشہ نے دو تین کالز کے بعد زید کی کال اٹھالی۔

"خیریت؟"عائشہ کی آواز میں بھی نیند کا خمار چھایا ہوا تھا۔

"تمہاری عیسیٰ سے کوئی بات ہوئی ہے۔"اس نے سیدھی بات کی۔

"نہیں! جب سے وہ واپس اپنے ملک گیا ہے۔ایک بار کے علاوہ اور بات نہیں ہوئی ہے۔میں خود پریشان ہوں مگر تم اس وقت کیوں پوچھ رہے ہو؟" عائشہ کے لہجے میں چھایا نیند کا خمار اب بالکل غائب تھا۔

"اس نے آخری بار کب بات کی تھی؟"زید نے اس کے سوال کو نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

"جب وہ اپنے گھر پہنچا تھا۔" زید نے اس کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا اور کال کاٹ دی۔

صبح اس نے دوکان سے تین گھنٹے کی چھٹی لی اور یونیورسٹی پہنچ گیا۔
یونیورسٹی پہنچ کر اس نے جائی یانہ کو بہت تلاش کیا مگر وہ کہیں نہیں ملی۔ تبھی اس کی نظر کالی چادر والی اس لڑکی پر گئی۔ یہ لڑکی اکثر جائی یانہ کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ وہ ضرور جائی یانہ کے متعلق کچھ بتا سکتی تھی۔

زید اس کے پاس گیا اور اسے بلایا۔

"سنو؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی!" لڑکی نے چہرہ اٹھا کر کہا۔

"تمہاری دوست جائی یا نہ کہاں ہے؟" زید کے پوچھنے پر لڑکی نے بتایا۔

"وہ نہیں آئی ہے بلکہ بہت دنوں سے نہیں آئی ہے۔ میں بھی پریشان ہوں لیکن!" لڑکی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔ "تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"دیکھو میرا ان سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔ کیا تم پلیز کسی طرح ان سے رابطہ کر سکتی ہو۔ تم بس یہ سمجھ لو یہ بات جاننا تمہاری دوست کے لیے بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اتنا ہی اہم ہے جتنا میرے لیے ہے۔" زید کے لہجے اور چہرے میں پریشانی دیکھ کر شاید سامنے کھڑی لڑکی کو اس پر یقین آ گیا تھا۔

"لیکن آخر بات کیا ہے؟" لڑکی بولی۔ "تم اگر مجھے بتا دو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔"

"دیکھو مجھے پکا نہیں پتہ ہے مگر کسی نے مجھے بتایا ہے کہ میری بہن کا شوہر عیسیٰ جائی یانہ سے شادی کرنے جا رہا ہے۔ میں اسی بارے میں پریشان ہوں۔ اگر ایسا ہو گیا تو تمہاری دوست اور میری بہن دونوں کی زندگی خراب ہو جائے گی۔" اس کی بات سن کر اس لڑکی نے بے یقینی سے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو جائی یا نہ مجھے خود بتاتی!"

لڑکی کی بات سن کر زید نے پوچھا۔

"تم نے اس سے بات آخری دفعہ کب کی تھی؟"اس کی یہ بات سن کر نائلہ سوچ میں پڑ گئی۔

"مجھے یاد نہیں ہے۔بہت دن ہو گئے ہیں۔میں اسے کال بھی کر رہی ہوں مگر کوئی ریسپانس نہیں آ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یعنی کوئی نا کوئی بات ضرور ہے جس سے تمہاری دوست کا تم سے رابطہ کٹ گیا ہے۔تم پلیز کسی طرح اسے کال کر کے معلومات نکالنے کی کوشش

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرواور اگروہ کہے اس کی شادی واقعی کسی سے ہو رہی ہے تو اس کا نام اور فوٹو اس سے ضرور لے لینا۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

زید نے بات کرتے ہوئے اس کا نام پوچھا۔

"میں نائلہ ہوں۔ تم فکر نہ کرو اگر تم واقعی میں سچے ہو تو میں تمہاری مدد ضرور کروں گی!" زید نے نائلہ اپنا نام اور فون نمبر بھی دے دیا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ!" یہ کہہ کر زید چلا گیا۔

****

وہ یونیورسٹی میں بیٹھا نائلہ کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے نائلہ کو جو کام دیا تھا وہ اس نے کر لیا تھا۔نائلہ نے میسج کر کے اسے بتا دیا تھا مگر دوکان کا مالک اسے کسی بھی صورت چھٹی دینے پر آمادہ نہیں تھا۔اس لیے وہ اسی دن اس کے پاس نہیں پہنچ سکا تھا۔اس بات کو کوئی چار پانچ دن گزر گئے تھے۔ابھی وہ آرام سے نائلہ کا انتظار کر رہا تھا جب آریان کی کال آئی۔

www.novelsclubb.com

"یار میں تمہاری منت کرتا ہوں! تم پلیز مجھے وہ ثبوت ابھی دے دو!"

زید نے کال اٹھاتے ساتھ ہی منت کی۔

"زید میں نے تمہیں بتایا ہے۔ میں تمہیں وہ ثبوت کل دوں گا اور وہ بھی تبھی جب تم تقریب میں جا کر ہنگامہ کرو گے۔" دوسری طرف سے آریان کی سرد آواز گونجی۔

"لیکن!" اس سے پہلے زید کچھ کہہ پاتا آریان فون بند کر چکا تھا۔ وہ آریان کی کئی دفعہ منت کر چکا تھا۔ اس کے مطابق اس کے پاس ثبوت تھے جو وہ تب ہی دکھائے گا جب زید عیسیٰ اور جائی یانہ کے نکاح میں تماشا لگائے گا۔ زید جانتا تھا اس طرح وہ صرف عائشہ اور جائی یانہ کا ہی تماشا دنیا کے سامنے لگائے گا اور وہ ایسا قطعاً نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد اسے دور سے نائلہ آتی دکھائی دی۔اس نے نائلہ سے تصدیق کے لیے جو فوٹو لی تھی اسے دیکھ کر یقین ہو گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ہے۔اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔اس نے ساتھ ساتھ نائلہ سے یہ تصدیق بھی کروائی کہ جائی یانہ کا نکاح کل ہے جس کے جواب میں نائلہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔اب کل ہر حالت میں اسے جائی یانہ اور عائشہ کو عیسیٰ کا مکروہ چہرہ دکھانا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"زید آخر تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟"

عائشہ نے جھنجھلا کر زید سے پوچھا جو شام کو گھر آتے ساتھ ہی عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔

"تم بس چلو!" اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"لیکن زید۔۔!" اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتی زید نے اسے دیکھا اور ایموشنلی بلیک میل کیا۔

"عائشہ کیا تمہیں اب میں اتنا ناقابلِ یقین لگنے لگا ہوں کہ تم میرے ساتھ کہیں جاتے ہوئے بھی تم سو سوال کرو گی؟" اس کی یہ ترکیب کام آ گئی۔ عائشہ منع کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"توبہ ہے زید! تم پتہ نہیں کیا کیا سمجھ لیتے ہو۔میں نے تو بس ایسے ہی پوچھا۔" یہ کہنے کے بعد زید عائشہ کو بائیک پر بٹھا کر اسے آریان کی بتائی ہوئی جگہ، اشفاق کے گھر کے باہر لے آیا۔وہ گھر کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔عائشہ نے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے زید سے کہا۔

"شاید اس گھر میں کوئی تقریب ہے۔کیا ہم نے یہاں پر جانا ہے؟"

زید خاموشی سے بائیک پر سے اترا۔اسی وقت ایک کیب بھی ان کے پاس رکی۔

"چلیں؟" نائلہ کے پوچھنے پر اس نے انکار کیا۔

"نہیں ابھی ثبوت نہیں ملا۔" اسی وقت زید کا موبائل بجا۔

زید نے فوراً کال اٹھائی۔

"زید! کچرے کے ڈرم کے پاس خاکی رنگ کے لفافے میں کاغذات پڑے ہیں۔ وہ عائشہ اور عیسیٰ کا نکاح نامہ ہے۔اس کے ذریعے تم محفل میں اپنی بات منوا سکتے ہو اور عائشہ جائی یا نہ اور عیسیٰ کو ساتھ اسٹیج پر بیٹھا دیکھ کر یقین کر لے گی۔اب آگے جو کرنا ہے تم پر ہے مگر یہ ساری بات محفل میں ہی ہونی چاہیے!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر کال کاٹ دی گئی۔زید نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے ایک کچرے کا ڈبہ ملا۔زیدان دونوں کو چھوڑتا ہوا بھاگ کر اس کے پاس گیا اور اس کے ارد گرد جھانکنے لگا۔اسے ڈرم کے پیچھے سے خاکی رنگ کا لفافہ ملا۔اس نے لفافے میں سے کاغزات نکالے اور اسے پڑھا۔وہ واقعی میں نکاح نامہ تھا۔

جب وہ واپس آیا اس وقت نائلہ اپنا تعارف عائشہ سے کروا رہی تھی اور عائشہ عجیب نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے عائشہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"عائشہ میں تمہیں یہاں کچھ دکھانے آیا ہوں؟"

"کیا؟" عائشہ نے پوچھا۔

زید نے ہمت اکھٹا کی اور بولنے لگا۔ "اس گھر کے اندر، جس میں تقریب ہو رہی ہے، وہ تمہارے شوہر عیسیٰ کی کزن کا گھر ہے۔ عیسیٰ وہاں بیٹھا اپنی کزن سے شادی کر رہا ہے۔ تمہیں یقین نہیں آتا تو تم خود دیکھ لو۔"

عائشہ نے بے یقینی سے زید کو دیکھا اور اس کے چہرے کو دیر تک تکتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ناممکن!"

پھر عائشہ اندر چلی گئی۔زید اور نائلہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اندر چلے گئے۔وہ دونوں اندر پہنچ کر عائشہ کو ڈھونڈ رہے تھے جب دور اسٹیج پر سے عائشہ کی آواز آئی۔عائشہ شروع ہو چکی تھی۔

زید نے کاغذات نائلہ کو پکڑائے تاکہ وہ اسے اپنے بیگ میں سنبھال لے۔نائلہ نے لال بیگ کے اندر کاغزات رکھ لیے۔

پھر وہ دونوں اسٹیج کی جانب بڑھیں۔زید نے جب دیکھا عیسیٰ عائشہ پر جھپٹنے والا ہے تو زید غصے سے پاگل ہو گیا۔وہ پل میں عیسیٰ پر جھپٹا اور عیسیٰ کو پکڑ کر

دیوار سے لگا لیا۔ اگر ایک صاحب ان کے درمیان میں نہ آتے تو وہ یقیناً عیسیٰ کا سر کھول کر رکھ لیتا۔ اس نے سب کو ساری حقیقت سچ سچ بتا دی۔

جب وہاں موجود لوگوں نے اس سے ثبوت مانگا تو جائی یانہ کے ساتھ کھڑی نائلہ سے کاغزات لے کر اس نے انہی صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیے جنہوں نے عیسیٰ اور اسے علیحدہ کیا تھا۔

جب انہوں نے پڑھ لیا تو انہوں نے اعلانیہ زید کی سچائی کی تصدیق کر دی۔ جائی یانہ کو پتہ نہیں کیا ہوا کہ وہ عیسیٰ کے پاس آئی اور زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور برا بھلا کہنے لگ گئی۔ زید کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا لیکن تبھی ایک ادھیڑ عمر شخص جو عیسیٰ کا باپ تھا، اس نے ساری بساط پلٹ دی۔

اس نے اپنے بچے کو بچانے کے لیے جائی یانہ اور زید پر الزام لگا دیا اور جانے کہاں سے اس کی اور جائی یانہ کی فوٹو اپنے موبائل سے نکال کر انہی صاحب کو دکھا دی جنھوں نے عیسیٰ اور عائشہ کا نکاح نامہ پڑھا تھا۔اسے تب پتہ چلا کہ یہ صاحب جائی یانہ کے باپ تھے۔

انہوں نے بھی اس فوٹو پر یقین کر لیا۔جائی یانہ نے صفائی دینا چاہی مگر رضوان صاحب نے جائی یانہ کو آگے نہ آنے دیا اور عیسیٰ کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنے باپ کو وضاحت دینا چاہی مگر وہ اس کی ایک بات نہ مانے۔زید نے بھی اپنی اور جائی یانہ کی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے ایک شرط رکھ دی۔زید نے سوچ لیا تھا کہ سامنے سے کوئی بھی شرط رکھی گئی اگر وہ اس کے بس میں ہوا تو پورا کر دے گا مگر جائی یانہ کے باپ کی بات سن کر زید ہل کر رہ گیا۔

وہ ان دونوں کا نکاح کروانا چاہتے تھے۔وہ جائی یانہ سے اس کا نکاح کروانا چاہتے تھے۔اس جائی یانہ سے جس کے ساتھ ہونے کا وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اعتراض کرنے لگی اور اپنی بات اپنے باپ کو سمجھاتے ہوئے
اس نے اپنا یہ گمان بھی ظاہر کیا شاید زید کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو مگر زید نے مثبت
جواب دے کر اس کی غلط فہمی دور کروادی۔

عائشہ نے اسے روکنا چاہا مگر اس نے اسے اپنے طریقے ہینڈل کرلیا۔
دوسری طرف جائی یانہ کے باپ نے بھی جائی یانہ کو ایموشنلی بلیک میل کر کے
نکاح کے لیے تیار کرلیا تھا۔

آگے جو کچھ بھی ہوا وہ زید کے لیے ایک خواب تھا! خوبصورت
خواب! جس لڑکی کو اس نے دل سے چاہا تھا۔ اسے وہ مل رہی تھی۔ جائی یانہ نے
جب مولوی صاحب کو اپنی رضامندی بتادی تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اس وقت زید کو

پریشانی ہوئی کہیں اس نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر لیا۔اگر وہ جائی یانہ کی قدر نہ کر پایا جیسی کرنی چاہیے تو؟

لیکن اب یہ سب بعد کی باتیں تھی۔ابھی اسے ان سب لوگوں کے سامنے اسے جائی یانہ کو اپنانا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

نکاح اور رخصتی کے بعد جو سب سے بڑی مشکل تھی وہ جائی یانہ کو آج رات بھائی بھابھی کے گھر ٹھہرانا تھا۔اس نے بڑی مشکل سے جائی یانہ کو اسٹور روم میں رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔

جائی یانہ کو اسٹور روم میں ٹھہرا دینے کے بعد بھی وہ واپس ہاسٹل نہیں گیا بلکہ گھر کے باہر بائیک پر بیٹھ کر رات گزاری۔اسے ڈر تھا بھابھی کہیں جائی یانہ کو اس کے جانے کے بعد گھر سے باہر نہ نکال دیں مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

صبح اپنے اور جائی یانہ کے لیے ناشتے کے لیے جوس اور بسکٹ خرید کر وہ گھر میں داخل ہو کر اسٹور روم پہنچا تو اتنی گرمی میں اسٹور روم حبس میں ابلتا دکھائی دیا۔اسٹور روم کا پنکھا بند ہونے کی وجہ جب زید نے پوچھی تو جائی یانہ کے منہ سے بھابھی کا نام سن کر ہی اس کا پارہ ہائی ہو گیا۔وہ بھابھی سے لڑنا چاہتا تھا مگر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر خود ہی اپنا ارادہ ملتوی کر لیا۔ جائی یانہ کو منہ ہاتھ دھونے کے لیے نیچے بھیج کر جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے سامنے بیٹھی جائی یانہ کو بھی جھٹکے سے سیدھا ہوتا دیکھا۔ وہ دونوں بھابھی کی آواز سے جاگے تھے۔ زید نے جائی یانہ کو اس کا ناشتہ پکڑا دیا اور خود بھی کھانا کھانے لگ گیا۔

کچھ دیر بعد اس نے جائی یانہ کو سب کچھ بتا دیا۔ وہ اب جائی یانہ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا تھا۔ جائی یانہ بار بار اسے یہ احساس دلا رہی تھی جیسے جائی یانہ کی مدد کر کے زید نے اس پر کوئی احسان کیا ہو۔ حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو نائلہ کے گھر چھوڑنے کے بعد زید جاب پر چلا گیا۔ جلدی چھٹی لے کر اس نے یونیورسٹی سے قریب پڑتے دو تین ہاسٹل دیکھیں اور جس ہاسٹل میں سختی زیادہ تھی وہاں پر جائی یانہ کو داخل کروانے کا سوچا۔

اس نے دوکان کے مالک سے کچھ رقم ادھار لی اور جائی یانہ کی دو مہینوں
کی فیس جمع کروادی۔

اب حال میں واپس آئے تو زید لیٹا ہوا ابھی جائی یانہ کے بارے میں ہی
سوچ رہا تھا۔کیا وہ اس کے ساتھ رہنا چاہے گی؟ابھی تک تو جو حالات جا رہے تھے
اور جس طرح کی باتیں جائی یانہ کر رہی تھی اس سے تو صاف ظاہر تھا کہ وہ اس کے
ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔اگر جائی یانہ نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر لیا تو وہ کیا
کرے گا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ اسے چھوڑ دے گا؟ کیا وہ اسے چھوڑ سکتا تھا؟ یہ سوالات اسے اندر تک ہلا رہے تھے۔

****

جب دوپہر اپنے عروج پر پہنچی تو عزاہ کو کمرے کی طرف آہٹ بڑھتی سنائی دی۔ وہ اسی طرح سر جھکائے آنسو بہاتی رہی تھی۔ دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔ کوئی آہستہ آہستہ اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر عزاہ کو کوئی اپنے بالکل پاس کھڑا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"چچ چچچ! میرے بھائی نے تمہارے ساتھ کیا کر دیا!" آواز میں مصنوعی تاسف تھا۔

عزاہ جو گھٹنوں سے سر لگائے رو رہی تھی۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھوں سے پانی رک گیا۔اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔عزاہ کا چہرہ ویسا ہی تھا۔بس دائیں آنکھ پر نیل بندھی ہوئی تھی جبکہ اس کا نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔

وہ بیڈ پر سے اٹھ گئی۔وہ اب نمرہ کے بالکل مقابل میں کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں آئی ہو تم؟ میرا تماشا دیکھنے؟" عزاہ نے غصے سے اس سے پوچھا۔

" بالکل!"نمرہ آرام سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔"اسی لیے تو تمہاری شایان بھائی سے شادی کروائی ہے۔ میرے کہنے پر ہی تو میرا بھائی تم سے شادی پر مانا تھا ورنہ میں پاگل تھوڑی تھی جو یونہی تمہیں گھر میں گھسا لیتی!"

"تم نے شایان کو منایا مگر کیسے ؟"عزاہ ایک پل کے لیے رک کر سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا۔وہ لڑکی آخر تھی کیا چیز؟ نمرہ نے بھی عزاہ کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایسے جب میرا پیارا بھائی اپنی شادی کے دن عالیہ کی بے وفائی پر دلبرداشتہ ہوا اور تم سے شادی پر انکار کر کے گھر واپس جانے لگا تو میں نے اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روکا۔"وہ بیڈ پر سے اٹھ کر عزاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔"میں نے اسے روک کر تم سے شادی پر اکسایا، اسے بتایا کہ تم سے شادی کے بعد وہ کس طرح اشفاق اور اس کے گھر والوں سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکتا ہے۔میں نے اسے بتایا کہ تم سے شادی قسمت کی طرف سے عالیہ کے گھر والوں سے بدلہ لینے کا چانس ہے۔"

نمرہ عزاہ کے تاثرات جانچتے ہوئے کہتی گئی۔"ویسے ایک بات بتاؤں ہمارے پلان میں تم اس وقت شامل نہیں تھی۔ہم نے سوچا تھا تمہارا بندوبست بعد میں کریں گے، ہمیں پہلے عالیہ کو ٹھکانے لگانا تھا لیکن قسمت ہم پر اس وقت بڑی مہربان تھی اور اشفاق نے بھی شاید خود اپنے دشمنوں کی مشکل کو آسان کرنے کا سوچا تھا۔ قسمت نا صرف عالیہ کو ہمارے پاس لائی بلکہ اشفاق کے ذریعے تمہیں بھی ان سب میں گھسا دیا۔اشفاق واقعی میں بہت بے وقوف ہے۔شایان سے بہتر تمہیں آخر برباد کر بھی کون سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے چہرے پر اب سرد مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں آخر میرے خاندان سے مسئلہ کیا ہے؟"عزاہ نے بے بسی سے کہا۔

"میں نے کہا ہے نا میں نہیں بتاؤں گی!"نمرہ اب بیڈ پر سے اٹھ کر اسے وہی چھوڑ کر کمرے میں اندر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے مجھے تم سے سمجھداری کی امید نہیں تھی۔"نمرہ نے ڈریسنگ ٹیبل میں پرفیوم کی بوتلیں چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہا۔"مجھے تو لگا تھا تم سب کو بتا دو گی اور ہمیں تمہیں اس کھیل سے باہر کرنا پڑے گا مگر تم تو کھلاڑی بن کر شاید

مقابلہ کرنا چاہتی ہو۔"اس نے سر اٹھا کر عزاہ کو دیکھا۔اس کی سرد مسکراہٹ اب گہری ہوتی چلی جا رہی تھی۔"لیکن میں یہ بات ابھی سے بتا دوں، خود کو میرے مقابل سمجھنا تمہاری بیوقوفی ہی ہے۔"

"میں تمہاری مقابل نہیں ہوں نمرہ!"عزاہ نے شکستہ لہجے میں کہا۔ نمرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔عزاہ تھکی ہوئی سی بیڈ پر بیٹھ رہی تھی۔"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہیں کس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔مجھے اگر ابھی فکر ہے تو بس اپنی ہی ہے! میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔شایان کو سب سچ بتانا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔شایان مجھے گھر سے باہر نکال دے گا اور میرا باپ مجھے رکھے گا نہیں۔یوں میں بے آسرا پتہ نہیں کہاں جاؤں گی؟ایسے میں تم سے دشمنی مول لے کر مجھے ملے گا کیا؟کچھ بھی نہیں!"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی آنکھوں سے پانی کا قطرہ گرا جو اس کی قمیض کے دامن میں

جذب ہو گیا۔

"میں بس تم سے ڈیل کرنا چاہتی ہوں، جب تک تمہارا بدلہ ختم نہیں

ہو جاتا تم مجھے یہی رہنے دو، بدلے میں میں تمہارے راستے میں ٹانگ نہیں اڑاؤں

گی۔ ویسے بھی اب تم مجھ سے اور کیا لو گی؟ سب کچھ ہی تو ختم ہو گیا ہے۔"

نمرہ آہستہ آہستہ قدم لیتی عزاہ کے پاس آئی۔ عزاہ کے پورے جسم پر

تھکاوٹ اتری محسوس ہوتی تھی۔ ایسا لگتا تھا اس نے میلوں سفر پیدل طے کر لیا ہو۔

"مجھے ڈیل منظور ہے۔ تمہارے لیے بہتر بھی یہی ہو گا۔ میرے کام میں ٹانگ اڑانے کی بجائے اگر تم خاموش تماشائی بنے یہ سب دیکھتی رہو گی تو شاید امی جان تمہیں بخش دے!"

عزاہ نے چہرہ نیچے کیے رکھا۔

"تم پوچھو گی نہیں امی جان کون ہے؟" نمرہ نے اکساتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ تم نہیں بتاؤ گی۔" عزاہ نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ! میری باتوں پر عمل کرو یہی اس وقت سب سے بیسٹ آپشن ہے۔" یہ کہتے ہوئے نمرہ کمرے سے باہر جانے لگی۔ دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر اس نے ایک بار عزاہ کو مڑ کر دیکھا جو یونہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"بیوقوف!" نمرہ زیر لب بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی۔

نمرہ کے جانے کے بعد عزاہ کھڑی ہو گئی اور آئینے کے پاس جا کر خود کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر نشانات اور آنکھوں میں نمی تھیں۔ عزاہ نے اپنی آنکھوں کی نمی کو ہاتھوں سے صاف کیا۔ اب اس کی کوئی جگہ نہیں رہی تھی۔ عزاہ اب فیصلہ کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

سورج طلوع ہوتے ساتھ ہی اسلام آباد کے رہائشیوں کو روشنی پہنچانے کے کام میں لگ گیا تھا۔ صبح کے آٹھ بجے اگر ہاسٹل کے باہر موجود سڑک پر آپ جھانکو تو سانولی رنگ کی لڑکی اپنا بیگ اور کتابیں لیے اپنی منزل کی طرف جاتی دکھائی دے گی۔ وہ آرام سکون سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی کہ اسے دور سے بائیک سوار اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔ بائیک والے کو دیکھ کر اس کی بھنویں سکڑ گئیں۔ وہ اپنی جگہ پر رک گئی۔ بائیک سوار نے بائیک اس کے سامنے روک دی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھ جائیے !" گھنگرالے بالوں والے لڑکے نے اس سے کہا۔

"تمہیں مجھے پک اینڈ ڈراپ سروس دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اپنے بھی بہت سے کام ہیں۔ تم انہیں کرو۔ میری فکر مت کرو۔" جائی یانہ نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھے یونہی کھڑے ہوئے اس کو لیکچر دے دیا۔

"باقی باتیں آپ بائیک پر بیٹھ کر بھی کر سکتی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر اور آپ نے بحث کی تو آس پاس کے مرد مجھے آپ کو چھیڑتا ہوا سمجھ کر مارنے آجائیں گے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ منہ بنا کر بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ زید نے خاموشی سے بائیک چلادی۔ کچھ دیر بعد جائی یانہ دوبارہ شروع ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھو میں جانتی ہوں پٹرول کتنا مہنگا ہے اور تم جاب کرتے ہو۔ میری وجہ سے تمہارا وقت اور پیسہ دونوں خراب ہو رہے ہیں۔ تم خود پر ترس کھاؤ۔ میری ہمدردی میں آخر تم کیا کیا کرو گے اور کتنا کرو گے؟ خدا کے لیے میری بات سمجھو۔۔۔!"

"پہلی دفعہ آپ کو اتنا بولتے ہوئے سنا ہے۔ ناشتے میں کوے تو کھا کر نہیں آئی ہیں۔" زید نے بات دوبارہ مزاق میں اڑانا چاہی۔

"زید میں سیریس ہوں۔ تم میری باتیں سنجیدہ ہو کر سنو!" جائی یانہ نے مزید سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ سنجیدہ جواب سننا چاہتی ہیں تو سنیں! مجھے آپ کی یہ باتیں ہرٹ کر رہی ہیں۔" پہلے والی شوخی اب زید کے لہجے سے خارج ہو گئی تھی۔

"آپ صاف صاف مجھے میری حیثیت اور اوقات یاد دلا رہی ہیں۔ اگر آپ کو لگ رہا ہے میں آپ پر ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہوں اور اس ہمدردی میں اپنے پیسے اور وقت جھونک رہا ہوں تو آپ غلط ہیں۔ یہ سب میں اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ یہ میرا فرض ہے۔ میں تو اور بھی بہت کچھ کرنا چاہ رہا ہوں لیکن میں مجبور ہوں۔ میں آپ کو وہ نہیں دے پا رہا ہوں جس کی آپ حقدار ہیں۔ آپ جانتی نہیں ہے آپ کتنا کچھ ڈیزرو کرتی ہے مگر میری یہ منحوس غربت اور خالی جیب آپ کے لیے کچھ کرنے نہیں دیتی ہے۔ آپ جانتی نہیں مجھے اپنا آپ کتنا بے کار لگ رہا ہے۔ میری وجہ سے آپ یوں دربدر کے دھکے کھا رہی ہیں۔" جائی یا نہ کو اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آواز بھرائی ہوئی محسوس ہوئی۔"اگر میں یہ چھوٹے چھوٹے کام کر کے خود کو اس گلٹ سے نکالنے کی تھوڑی سی کوشش کر رہا ہوں تو پلیز مجھے یہ کرنے دیں!"

اس کی بات سن کر جائی یا نہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔زید اس رشتے کو قبول کر چکا تھا۔بس وہ ہی ابھی تک نہیں کر پائی تھی۔کیا اسے بھی یہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے تھا۔

آنے والا سارا راستہ اسی بات کو سوچتے گزرا۔جب بائیک یونیورسٹی کے سامنے رکی تو زید نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یونیورسٹی کے بعد ہاسٹل جائیں گی یا نائلہ کے گھر؟ اگر ہاسٹل جائیں گی تو مجھے کال کر لیجیے گا۔ میں آ جاؤں گا!"

"نہیں تم نہ آنا۔ میں نے ایک دو جگہ نوکری کے سلسلے میں جانا ہے۔ یونیورسٹی کے بعد وہی جاؤں گی۔" جائی یانہ یہ بات کہہ کر اتری تو زید پورا چہرہ گھما کر جائی یانہ کے چہرے کو دیکھا۔ جائی یانہ نے جب زید کو دیکھا تو اس کے چہرے پر صدمہ اور غصہ دونوں دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کہاں جائیں گی؟" زید شاید تصدیق چاہتا تھا جو کچھ وہ جائی یانہ کے منہ سے سنا تھا۔ کیا وہ سچ تھا؟

"نوکری کی تلاش میں !" جائی یانہ نے ابھی بھی آرام سے کہا۔

"لیکن کیوں ؟" زید نے اس دفعہ بے بسی سے پوچھا۔ایسے جیسے جائی یانہ کو اس کام سے روکنا اسے ابھی سے ہی مشکل لگنے لگ گیا تھا۔

"کیوں کا کیا مطلب ؟نوکری اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کی جاتی ہے !"

www.novelsclubb.com

"میں ہوں نا! میں کروں گا تمام ضروریات پوری!"

"تمہارے اوپر پہلے ہی پڑھائی اور نوکری کا برڈن ہے۔ایسے میں تم میری ضروریات کیسے پوری کرو گے؟اور اگر کرو گے بھی تو کتنا کرو گے؟ کرتے کرتے تم تھک جاؤ گے۔"

"میں کر لوں گا!"

"نہیں کر پاؤ گے!" جائی یانہ نے جیسے پیش گوئی کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر میں پڑھائی چھوڑ دیتا ہوں۔تب تو یہ سب آسان ہو گا نا!"

زید کا حل سن کر جائی یانہ کو جھٹکا لگا۔وہ غصے سے بولی۔

"خبردار جو تم نے ایسا کیا۔ اگر تم نے پڑھائی چھوڑی تو میں صاف بتا رہی ہوں میں ابھی کورٹ میں جا کر خلع کا کیس دائر کروا دوں گی۔" اس کی بات سن کر زید نے بے بسی سے کہا۔

"تو میں کیا کروں؟"

"کچھ بھی نہ کرو۔ آرام سے جا کر کام کرو۔" جائی یا نہ اب جانے لگی تو زید نے ایک اور بات پر اختلاف کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اچھے سے جانتی ہیں حالات کیسے ہیں؟ ایسے میں، میں کیسے آرام سے اپنا کام کر لوں اور آپ کو جاب پر جانے دوں۔ اگر وہاں آپ کو خدانخواستہ کوئی

آفتاب جیسا شخص مل گیا تو؟ نہیں بالکل نہیں! میں زندہ ہوں اور اپنی بیوی کا بوجھ اٹھا سکتا ہوں۔"

جائی یانہ کو اس کا "اپنی بیوی" کہنا خاصا عجیب لگا۔

"تم بلاوجہ کے ہیرو مت بنو۔ میں نے ٹیوشن سینٹر میں جانا ہے پڑھانے کے لیے۔ وہاں کا ماحول میں خود اچھے سے دیکھوں گی۔ اگر میں مطمئن ہوئی پھر جاب کروں گی۔ تم پریشان مت ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!" زید ابھی بھی تذبذب کا شکار تھا۔ "مجھ سے وعدہ کریں آپ جس جگہ نوکری کریں گی مجھے بھی وہ جگہ ایک بار دکھائیں گی۔ اگر مجھے وہ جگہ اچھی لگی تو پھر وہاں جائیں گی۔ وعدہ کریں!" اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر وعدہ لینا چاہا۔

زید اس وقت اسے ایک چھوٹا بچہ لگ رہا تھا۔ جائی یانہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ٹھیک ہے، وعدہ!" اس نے اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔ دونوں نے ایک ساتھ اپنے بندھے ہاتھ ہلائیں۔

www.novelsclubb.com

دور سے کوئی بھی انہیں اس وقت دیکھا دیکھتا تو پرفیکٹ کپل کہنا نا بھولتا۔

"اب میں جاؤں!" جائیانہ نے زید سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے پوچھا۔

"جی!"اس نے اجازت دے دی۔

وہ مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی جبکہ زید کو آگے کی فکر اور اس پل کی خوشی دونوں ساتھ محسوس ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

وسیع رقبے میں پھیلا یہ عظیم اور پر تعیش بنگلہ آنے جانے والوں کی نگاہوں کا مرکز ضرور بنتا تھا۔ یہ بنگلہ کچی بستی میں بنا ہوا تھا۔ جھونپڑیوں اور کچے مکانوں کی بستی میں یہ بنگلہ محل جیسا دکھائی دیتا تھا۔

اس بنگلے کے اندر آکر اس کے لیونگ روم میں نظر ڈالیں تو ایک پل کے لیے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ لائٹ اسکن کلر سے رنگی دیواروں پر مہنگی اور نامور مصوروں کی تصویریں سجی ہوئی تھیں۔ ڈیکوریشن کے نام پر ایک سے بڑھ کر ایک چیز یہاں رکھی ہوئی تھی۔ ایسے میں ہم اس کے آرام دہ صوفوں پر بیٹھے مرد اور عورت کو دیکھیں تو وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے۔

"اشفاق کی چھوٹی بیٹی ہاسٹل میں داخل ہوئی ہے۔زید کے پاس اس کو رکھنے کے لیے کوئی گھر تک نہیں ہے۔بیچاری دربدر کے دھکے کھاتی پھر رہی ہے۔"آریان عام سے لہجے میں بتا رہا تھا۔پھر اس نے پوچھا۔"اب آگے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟"

"ابھی اسے یونہی رہنے دو۔ابھی اسے سیٹل ہونے میں وقت لگے گا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سیٹل ہو جائے گی تو ہم اسے دوبارہ دربدر کریں گے۔اسے ہاسٹل یا یونیورسٹی سے نکال دیں گے لیکن میں نے کہا نا یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ ابھی ہمیں اشفاق کی بڑی بیٹیوں پر دھیان دینا چاہیے۔ان دونوں کو ہمارے منصوبوں کے بارے میں پتہ چلتا جا رہا ہے۔"مسز جہانگیر نے کہا۔

"ایک تو ہمارے پاس ہی قید میں ہے۔دوسری کا نمرہ خود کچھ نہ کچھ بند وبست کرلے گی۔"

"مجھے اس کا کوئی بندوبست کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"لیونگ روم کے اندر آتی نمرہ نے کہا۔جینز پر آر تشی رنگ کی شارٹ فراک پہنے اور بیگ اپنے کندھے میں لٹکائے وہ مسز جہانگیر کے بالکل ساتھ بیٹھ گئی۔

مسز جہانگیر نے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تم نے کیا کہا نمرہ؟"آریان کو نمرہ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میں نے ابھی کہا آریان، ہمیں عزاہ کا بندوبست کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود ہی ہار مان گئی ہے بغیر کسی جنگ کے۔" نمرہ نے اسی ہلکے پھلکے لہجے میں ان دونوں کو خبر دی۔

مسز جہانگیر اور آریان ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" آریان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ خود مجھ سے منت کر رہی تھی۔ میرے پاس رہنے کو ٹھکانہ نہیں ہے۔ میں کہاں جاؤں گی۔ مجھ سے ڈیل کر لو۔ تم اپنا کام کرنا بس مجھے یہاں رہنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دینا۔ تم ویسے بھی مجھ سے کونسا بدلہ لو گی" نمرہ نے عزاہ کی آواز میں نقل اتارنا چاہی۔

"بڑی بیوقوف لڑکی ہے۔ ابھی تک نہیں سمجھ پائی۔ ہمیں اشفاق اور اس کے پورے خاندان سے بدلہ لینا ہے اور اس کے پاس ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ اس کے گھر والے ابھی زندہ ہے مرے تھوڑی نا ہے۔" آریان کو واقعی میں عزاہ کی عقل پر افسوس ہوا تھا۔

نمرہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی لیکن مسز جہانگیز خاموش رہیں۔

نمرہ نے ان کی خاموشی کو جب محسوس کیا تو پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا امی جان؟ آپ کسی بات کو لے کر پریشان ہیں؟" نمرہ کے بلانے پر مسز جہانگیر چونک گئیں۔

"ہاں! مجھے کیوں لگتا ہے ہم اس لڑکی کو ہلکا سمجھ کر غلطی کر رہے ہیں۔ ہو سکتا وہ لڑکی ہم سب پر بھاری ہو۔" مسز جہانگیر نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

نمرہ نے ان کی بات سن کر زوردار قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"امی جان! آپ اسے نہیں جانتی مگر میں اسے اچھے سے جانتی ہوں۔
وہ ایک نمبر کی پاگل لڑکی ہے۔ وہ ہمارے سامنے بس ایک چیونٹی ہے جسے ہم جب
چاہیں مسل سکتے ہیں۔"

"لیکن پھر بھی۔۔۔" اس سے پہلے مسز جہانگیر کچھ اور کہہ پاتیں،
نمرہ نے ان کی بات کاٹی۔

"آپ اس عزاہ کو چھوڑیں اور اشفاق پر دھیان دیں۔ آپ کا سب سے
بڑا ٹارگٹ اب بالکل اکیلا ہے۔ مجھے لگتا ہے اسے اس کے برے وقت کی جھلک
دکھانے کا اب صحیح وقت آ گیا ہے۔" نمرہ کی بات سن کر مسز جہانگیر کا ذہن بھی
اسی جانب لگ گیا۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔اب وقت آگیا ہے اشفاق کو برباد کرنے کا!"

اب پورے ماحول میں سفاکیت چھا گئی تھی۔

****

ایک ہفتے بعد

www.novelsclubb.com

گھڑی میں جیسے ہی صبح کے آٹھ بجے جائی یانہ اپنے کمرے سے تیار ہو کر یونیورسٹی جانے کے لیے نکل گئی۔ وہ دن ابھی اسے معمول کے مطابق ہی لگ رہا تھا تب ہی راہداری سے گزرتے ہوئے ملازمہ نے اس کے پاس آکر اسے اطلاع دی۔

"بی بی جی! آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔" یہ کہہ کر ملازمہ چلی گئی مگر جائی یانہ الجھ گئی۔ آخر اس سے ملنے کون آیا تھا۔

اس کے ذہن میں پہلے زید آیا لیکن نہیں وہ تو ہمیشہ اسے ہاسٹل سے باہر پک کرنے آتا تھا۔ پھر آخر کون آیا تھا اسے ملنے؟

www.novelsclubb.com

وہ اسی الجھن میں گھری وزیٹنگ روم پہنچی۔اس نے جیسے ہی ادھر
موجود شخص کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئیں۔

"بجو آپ!"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

عزاہ جو کرسی پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔اسے وہاں دیکھ کر کھڑی
ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

ہاسپٹل اس وقت کافی سرد معلوم ہوتا تھا۔ ایسے میں دو نرسیں آپریشن تھیٹر سے باہر نکلیں۔

"اس عورت کی بچی کتنی پیاری ہوئی ہے۔ بالکل اسی پر گئی ہے۔" ایک نرس نے تبصرہ کیا۔

"ہاں مگر بچاری بچی کی قسمت تو دیکھو۔ کل رات ہی بچی کا باپ مر گیا۔" دوسری نرس کے لہجے میں افسوس تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپریشن کرتے ہوئے مجھے بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ بچی صحت مند ہو گی۔ قبل از وقت جو پیدائش ہوئی ہے لیکن ماشاءاللہ سے بچی صحت مند ہوئی۔ یہ سب اللہ کے کام ہے۔" پہلی نرس ابھی بھی بچی کے سحر میں مبتلا تھی۔

"اس کی ماں بیچاری کا بھی رات کو کتنا برا حال تھا۔ اپنے شوہر کو زخمی حالت میں لے کر آئی تھی مگر ہسپتال پہنچ کر ہی اس کا شوہر مر گیا۔" دوسری نرس کا ابھی بس بچی اور اس کی ماں کی بدقسمتی پر غور تھا۔ اس نے پہلی نرس کی توجہ بھی ان سب پر کروادی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے اس کا شوہر مرا کیسے؟" پہلی نرس نے تجسس سے پوچھا۔

"سر کی پچھلی طرف گہری چوٹ لگی تھی۔ عورت کا کہنا تھا سیڑھیوں پر سے گرا ہے، اس لیے زخمی ہوا۔ خون زیادہ بہہ گیا تھا اور بر وقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے مر گیا۔" دوسری نرس نے وضاحت کی۔

"ہمم! بیچاری اپنے شوہر کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر پائی اور اتنی بری حالت میں چلی گئی کہ اس کا فوراً آپریشن کرنا ضروری ہو گیا۔" پہلی نرس نے تاسف سے کہا۔ پھر وہ بولی۔

"ویسے تم نے دیکھا تھا وہ عورت بے ہوشی میں بھی بار بار عمر عمر کا نام لے رہی تھی۔ اللہ جانے یہ عمر کون ہے؟"

"اس کے مرے ہوئے شوہر کا نام ہے عمر!" دوسری نرس نے اسے بتایا۔

وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی ہسپتال کی راہداریوں سے چلتی ہوئی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی لیکن قارئین کو ایک بات پر اٹکا کر چلی گئیں۔

****

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)